Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 34

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

15 رمضان 1431 ہجری۔ 26 ظہور 1389 26 راگست 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقینا میں قریب ہوں
میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

☆......اِنَّا اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ وَمَا اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ۔ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡھَا بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ مِّنۡ کُلِّ اَمۡرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ۔ (سورۃ القدر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے اور تجھے کیا سمجھ کہ قدر کی رات کیا ہے، قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں سلام ہے۔ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

☆......اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡالِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡابِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ۔ (سورۃ البقرہ:۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں‘‘۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ عَنۡھُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اُرُوۡا لَیۡلَۃَ الۡقَدۡرِ فِی الۡمَنَامِ فِی السَّبۡعِ الۡاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤۡیَاکُمۡ قَدۡتَوَاطَأَتۡ فِی السَّبۡعِ الۡاَوَاخِرِ، فَمَنۡ کَانَ مُتَحَرِّیۡھَا فَلۡیَتَحَرَّھَافِی السَّبۡعِ الۡاَوَاخِرِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب التمسو الیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

☆......عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعۡتَکِفُ الۡعَشۡرَ الۡاَوَاخِرَ مِنۡ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ اِعۡتَکَفَ اَزۡوَاجُہٗ مِنۡ بَعۡدِہٖ۔ (بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور وفات تک آپ کا یہی معمول رہا اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

☆......عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنۡھَا قَالَتۡ: یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اَرَاَیۡتَ اِنۡ عَلِمۡتُ اَیَّ لَیۡلَۃٍ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ مَااَقُوۡلُ فِیۡھَا؟ قَالَ: قُوۡلِیۡ: ’’اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَفَاعۡفُ عَنِّیۡ‘‘۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں مَیں کیا دُعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دُعا کرنا: ’’اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔‘‘

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا مہینہ شروع ہو گیا ہے جو ایک بابرکت مہینہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کے خیر سے محروم کیا گیا وہ محروم کیا گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۲۵)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

’’......سورۃ القدر میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ جب وہ گمراہ ہو جائیں گے تو ان پر لیلۃ القدر کا زمانہ آئے گا اور روح زمین پر نازل ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے گا اسے اتارے گا اور اسے مجدد بنا کر مبعوث فرمائے گا اور روح کے ساتھ ملائکہ بھی نازل ہوں گے جو لوگوں کے دلوں کو حق اور ہدایت کی طرف کھینچ کر لائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا......‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر سورۃ القدر)

’’ اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اس سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دُعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے‘‘۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ احباب کرام ابھی سے اس للہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مولانا وحیدالدین خان صاحب کا تائیدی مضمون اور بعض غلط فہمیوں کے ازالے

.... قسط: ۶ ....

اس سے قبل کے مضامین میں ہم مولانا وحیدالدین خان صاحب کے تائیدی مضمون بعنوان ”مولانا وحیدالدین خان صاحب کا تائیدی مضمون اور بعض غلط فہمیوں کے ازالے“ کے متعلق تحریر کر کے اس تعلق میں ان کی بعض غلط فہمیوں کے جوابات دے چکے ہیں۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ مہدی کہیں ظاہر ہو چکا ہے۔ ہم مولانا صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ مہدی یقیناً ظاہر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے وجود باجود میں ظاہر فرما دیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کیلئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ .... اِس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کیلئے آنے والا تھا، وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں۔ اور اُن کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گذرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر تصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اُمت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں اور مکالماتِ الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی، ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالماتِ الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کیلئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدہ، لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف ومبدل ہوگئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو پایا اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی بلکہ ہر ایک حصہ اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح نشانِ آسمانی برسے“۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱، ۲)

پھر فرمایا:

”وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے، اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے“۔ (لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

نیز فرمایا: خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اُس کو ملیں جن کے رو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے۔ کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کیلئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں درنہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے، اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے کیونکہ انسان کیلئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے، ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہوسکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اُس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کیلئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے دیکھا ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری سچائی سے بہت دُور جا پڑے ہیں اور وہ ایک ایسی قوم ہے کہ نہ صرف آپ صراط مستقیم کو کھو بیٹھے ہیں بلکہ ہزارہا کوس تک خشکی تری کا سفر کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اوروں کو بھی اپنے جیسا کر لیں۔ وہ نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے بلکہ اُن کا خدا اُنہی کی ایک ایجاد ہے۔ اسلئے خدا کے اس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے۔ تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو ان کے دام تزویر سے چھڑائے۔ اس لئے اس نے اپنے اس مسیح کو بھیجا تا وہ دلائل کے حربہ سے اس صلیب کو توڑے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کو توڑا تھا اور زخمی کیا تھا۔“ (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۔۱۴)

اب ہم بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی و مسیح موعود کے جو فرائض بیان فرمائے تھے، وہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وجود باجود کے ذریعہ پورے فرمائے ہیں۔ آپؑ نے الہام الٰہی سے جو دعویٰ فرمایا اس کے مطابق اپنے فرائض کو بھی بحسن و خوبی پورا فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویَضَعُ الحرب ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا ومافیھا“

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قریب ہے کہ تم میں ابن مریم نازل ہوں۔ وہ عدل وانصاف کرنے والے ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور جنگوں کا خاتمہ کریں گے اور کثرت سے مال تقسیم کریں گے۔ یہاں تک کہ اس کو کوئی قبول نہیں کرے گا اور ان کے زمانہ مبارک میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

مذکورہ حدیث میں مسیح موعود کو عدل وانصاف کرنے والے ایک روحانی بادشاہ کے ساتھ ساتھ صلیب کو توڑنے والا یعنی مسیحیت کے باطل عقائد کو قرآن وحدیث کے دلائل قاطعہ کے ذریعہ توڑنے والا بتایا گیا ہے۔ اس موقعہ پر سمجھنے والی بات یہ ہے کہ اس حدیث میں پیشگوئی کے رنگ میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت عیسائیوں کا دنیوی اعتبار سے غلبہ ہوگا اور اس غلبہ کو وہ اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کیلئے استعمال کریں گے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں عیسائیوں کا روئے زمین پر غلبہ نہیں تھا لیکن پیشگوئی کے رنگ میں آپ نے فرمایا کہ مسیحی لوگ اس زمانے میں اپنی تعداد کے لحاظ سے اور سیاسی کارناموں کے لحاظ سے روئے زمین پر غالب ہوں گے اور مسیح موعود کا پہلا کام یہ ہوگا کہ وہ عیسائیوں کے عقائد باطلہ کو قرآنی دلائل کے ذریعہ سے توڑ ڈالے۔ اِنہی لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بھی بیان فرمایا تھا اور فرمایا کہ دجال گرجا سے نکلے گا اور فرمایا کہ اگر دجال کے فتنہ سے بچنا ہے تو سورۃ الکھف کی ابتدائی دس آیات پڑھو اور سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات میں عیسائیوں کا ہی ذکر ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جس وقت حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اُس وقت پوری دنیا میں عیسائیوں کا عددی اور سیاسی غلبہ ہو چکا تھا اور عیسائی پادری اپنے باطل عقائد کو جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جسمانی حیات اور ان کا ابن اللہ ہونا ہے پوری دنیا میں پھیلا رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ مردہ ثابت کر کے۔ یسوع مسیح کو جسمانی طور پر زندہ ثابت کر رہے تھے۔ پس یہ وہی زمانہ تھا جس میں مسیح موعود کو ظاہر ہونا چاہیئے تھا چنانچہ عین وقت پر خدا نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود بنا کر بھیجا اور آپ کو الہاماً فرمایا:

”مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وکان وعداللہ مفعولاً۔ (تذکرہ)

یہ اعلان ہوتا تھا کہ عیسائی دنیا میں ایک ہیجان برپا ہوگیا نہ صرف عیسائی بلکہ مسلمان مولوی بھی آپ کے معاند بن گئے کیونکہ وہ بھی مسیح ابن مریم کے آسمان سے جسمانی طور پر نازل ہونے کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے لیکن مسلمانوں سے زیادہ عیسائی دنیا نے اس بات کی مخالفت کی کیونکہ وفات مسیح کا الہامی اعلان دراصل ان کے بنیادی عقائد کو پاش پاش کرتا تھا جب ابن اللہ جو اقنوم ثانی ہے وہی مر گیا تو ساتھ ہی تینوں اقانیم کی بھی وفات ہوگئی اور پیچھے کچھ نہ بچا۔ اس اعلان سے عیسائی دنیا میں ایک زلزلہ آ گیا کیونکہ اس کے ذریعہ وہ وجود جس کو وہ خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں اس کی وفات کا اعلان کر دیا گیا اور پھر اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن وحدیث اور انجیل سے ایسے زبردست دلائل پیش فرمائے کہ دجال کے دونوں بازو یعنی عیسائی پادری اور

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

لاہور میں دارالذکر اور بیت النور میں شہادت پانے والے 25 مزید شہداء کا دلگداز تذکرہ

مکرم عبدالرشید ملک صاحب ابن مکرم عبدالحمید ملک صاحب، مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب ابن مکرم منیر شاہ ہاشمی صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم مولانا ابراہیم صاحب قادیانی درویش مرحوم، مکرم میاں مبشر احمد صاحب ابن مکرم میاں برکت علی صاحب، مکرم فدا حسین صاحب ابن مکرم بہادر خان صاحب، مکرم خاور ایوب صاحب ابن مکرم محمد ایوب خان صاحب، مکرم شیخ محمد یونس صاحب ابن مکرم شیخ جمیل احمد صاحب، مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب ابن مکرم احمد دین بھٹی صاحب، مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب، مکرم میاں لئیق احمد صاحب ابن مکرم میاں شفیق احمد صاحب، مکرم مرزا شابل منیر صاحب ابن مکرم مرزا محمد منیر صاحب، مکرم ملک مقصود احمد صاحب ابن مکرم ایس اے محمود صاحب، مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب، مکرم الیاس احمد اسلم قریشی صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب، مکرم طاہر محمود احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب، مکرم سید ارشاد علی صاحب ابن مکرم سید سمیع اللہ صاحب، مکرم نورالامین صاحب ابن مکرم نذیر نسیم صاحب، مکرم چوہدری محمد مالک صاحب چدھڑ ابن مکرم چوہدری فتح محمد صاحب، مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب ابن مکرم شیخ امیر احمد صاحب، مکرم سید لئیق احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین صاحب، مکرم محمد اشرف بھلر صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب، مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب، مکرم انیس احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب، مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب، مکرم سعید احمد طاہر صاحب ابن مکرم صوفی منیر احمد صاحب

یہ تمام شہداء قسم قسم کی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی دعائیں اور ان کی نیک خواہشات اپنے بیوی بچوں اور نسلوں کیلئے قبول فرمائے اور سب (پسماندگان) کو صبر اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

مکرم سعید احمد طاہر صاحب شہید اور مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب (مرحوم) آف قادیان کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 18 ؍جون 2010ء بمطابق 18 ؍احسان 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

شہدائے لاہور کا ذکر جاری ہے۔اسی سلسلے میں کچھ اور شہداء کا ذکر کرتا ہوں۔

مکرم عبدالرشید ملک صاحب شہید ابن مکرم عبدالحمید ملک صاحب۔ شہید مرحوم لالہ موسیٰ کے رہنے والے تھے۔ان کے دادا حضرت مولوی مہر دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے 313 صحابہ میں شامل تھے۔شہید کی عمر شہادت کے وقت 64 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مجلس انصار اللہ کے فعال رکن تھے۔وصایا و تعلیم القرآن کے سیکرٹری تھے۔مسجد دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی ہے۔عموماً کرک ہاؤس میں نمازِ جمعہ ادا کرتے تھے اور کافی عرصہ بعد دارالذکر گئے تھے۔اللہ تعالیٰ نے شہادت کا رتبہ دینا تھا۔جمعہ پر جانے سے قبل اہلیہ کو کہا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کبھی کبھی بڑی مسجد میں جمعہ پڑھنا چاہئے اس لئے میں آج دارالذکر جا رہا ہوں۔ مین ہال میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔گھر فون کیا کہ میرے پاؤں میں گولی لگی ہے۔اہلیہ کہتی ہیں ان کی بات کے دوران گولیوں کی آوازیں آتی رہیں۔اپنا فون تو تھا نہیں، کسی کے فون سے بات کر رہے تھے۔ بہرحال پھر رابطہ ختم ہو گیا۔اہلیہ کا بھی بڑا صبر اور حوصلہ ہے۔ بیان کرتی ہیں کہ ان کی شہادت پر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوری جماعت کا حامی و ناصر ہو اور بہت ترقیات عطا فرمائے۔ یہ بھی لجنہ کی کارکن ہیں۔کہتی ہیں کہ بطور باپ بہت شفیق انسان تھے۔تین بیٹیاں ہیں اور کبھی اظہار نہیں کیا کہ بیٹا نہیں ہے۔بیٹیوں پر بہت توجہ دی اور دینی اور دنیاوی تعلیم میں ہمیشہ آگے رکھا اور تینوں بچیوں سے برابری کا سلوک کیا۔ایک نومبائع بچی جو گھر کا کام کرنے کے لئے آتی تھی، کو بھی تبلیغ کرتے رہے۔ اس کو پالا، اس کی بیعت کروائی اور اس کی شادی کے بھی انتظامات کئے تھے۔اور بڑی پیار کرنے والی طبیعت تھی۔ دعا گو، سادہ، متقی، ملنسار اور اطاعت گزار شخص تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب شہید ابن مکرم منیر شاہ ہاشمی صاحب۔ شہید مکرم شاہ دین ہاشمی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پڑپوتے تھے اور شہید کے والد مکرم محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب ایبٹ آباد میں جنرل پوسٹ ماسٹر تھے۔1974ء کے فسادات میں آپ کے گھر کو مخالفین نے جلا دیا۔ ریڈیو پاکستان پشاور سٹوڈیو میں ملازمت کرتے تھے، خبریں پڑھتے تھے۔نوائے وقت اخبار میں کالم نویسی بھی کرتے تھے۔شہادت کے وقت ان کی عمر 78 سال تھی۔مجلس انصار اللہ کے بڑے فعال کارکن تھے۔16 سال تک صدر حلقہ بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور آپ کی شہادت بھی دارالذکر لاہور میں ہوئی ہے۔تین گولیاں آپ کو لگی تھیں۔ بہت ہی پیار کرنے والے تھے، جماعت کا درد رکھنے والے تھے۔خدمتِ دین کا شوق رہتا تھا۔اور بیوی بچوں کو بھی یہ تلقین کرتے تھے۔صدر شالی چھاؤنی کو جمعہ کے روز فون کیا کہ میرے پاس جماعت کی ایک امانت ہے۔ یہ رقم قومی بچت سے پرافٹ (Protit) ملا تھا وہ آ کر لیں جائیں۔شہادت کے وقت بھی یہ رقم ان کی جیب میں موجود تھی اور گولی لگنے سے اس رقم میں (پیسوں میں بھی) نوٹوں پہ بھی سوراخ ہوئے ہوئے تھے۔ ہر کام میں وقت کی پابندی کا بہت خیال تھا، لاہور میں وہاں کے ایک صدر صاحب نماز سینٹر بنانا چاہتے تھے لیکن نقشہ کی اجازت نہیں ملتی تھی۔انہوں نے راتوں رات خود ہی پنسل سے نقشہ بنایا اور اس کی منظوری لے لی۔غیر احمدی بھی ان کی بہت عزت کرتے تھے۔سارے محلے والے تعزیت کے لئے گھر آئے۔ بہت بہادر تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔اپنے حلقے کو جماعتی طور پر بڑا اونچا رکھا ہوا تھا۔ان کے بارے میں عطاء القادر طاہر صاحب کا ایک خط مجھے ملا۔وہ کہتے ہیں کہ انتہائی مہمان نواز، ملنسار، منکسر المزاج تھے۔تلاوت اور نظم پڑھتے تھے۔کمزوری صحت کے باعث چلنے پھرنے میں دشواری آتی تھی لیکن صدارت سے معذوری ظاہر کرنے کے باوجود جماعتی کاموں کے لئے ہر وقت تیار تھے۔خلافت سے آپ کو والہانہ عشق تھا اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

مکرم مظفر احمد صاحب شہید ابن مکرم مولانا ابراہیم صاحب قادیانی درویش مرحوم۔ شہید مرحوم کے خسر حضرت میاں علم دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے اور ان کے والد سابق ناظر اصلاح و ارشاد و اشاعت قادیان کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں کے استاد ہونے کا شرف

حاصل ہوا۔شہید مرحوم اپنے حلقے کے امام الصلوۃ تھے۔ لمبے عرصے تک مجلس دھرم پورہ کے سیکرٹری مال رہے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر73 سال تھی اوران کی شہادت بھی دارالذکر میں ہوئی۔ با قاعدہ نمازیں دارالذکر میں ادا کرتے تھے۔ بارہ بجے جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے نکل گئے۔ بیٹا نمازِ جمعہ کے لیے مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن گیا۔ چھ بجے معلوم ہوا کہ مظفر صاحب شہید ہو گئے ہیں۔ وہاں مردہ خانے میں ان کی نعش ملی۔ پانچ گولیاں ان کولگی ہوئی تھیں۔ زخمی ہونے کی حالت میں ان کو دیکھنے والے جوان کے قریبی تھی انہوں نے بتایا کہ خود بھی درود شریف پڑھ رہے تھے اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتے تھے کہ درود پڑھو اور استغفار کرو۔ ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ مظفر صاحب بچپن سے ہی نمازِ تہجد ادا کرنے کے عادی تھے۔کبھی تہجد نہیں چھوڑی۔ بچوں کو بھی یہ تلقین کرتے تھے۔اونچی آواز میں تلاوت کرتے تھے۔ بلکہ پانچوں وقت نماز کے بعد تلاوت کیا کرتے تھے۔ کچھ دن قبل روزے بھی رکھے۔تھوڑے تھوڑے دنوں بعد روزے رکھتے رہتے تھے۔ ہرایک کو یہی کہتے تھے کہ میرے لئے دعا کرو کہ میرا انجام بخیر ہو۔گھر کی سب ذمہ داریاں پوری کرتے تھے۔ نہ کبھی جھوٹ بولا نہ جھوٹ برداشت کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کا رتبہ دیا اور جس چیز کے لئے دعا کے لئے کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کا انجام بھی قابلِ رشک کیا ہے۔ ان کی ہمشیرہ قادیان میں ہیں جو ناظر صاحب اعلیٰ کی اہلیہ ہیں۔انہوں نے بھی لکھا کہ داماد سے دوستوں کی طرح تعلق تھا۔ بہنوں سے بھی بڑا احسنِ سلوک کرتے تھے۔ بڑی بیٹی نے بتایا کہ میرے ماموں کی بیٹی وہاں ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ اس کے گھر گئے تو دو مرتبہ ایسا ہوا کہ ایم ٹی اے پر خلافت جوبلی والا عہد دہرایا جا رہا تھا تو کھڑے ہو کر بلند آواز سے اس عہد کو دہرانے لگے۔جس طرح کمرے میں اور کوئی موجود نہیں ہے اور صرف انہی کو کہا جا رہا ہے کہ عہد دہرائیں۔1980ء میں ان کو حج کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم میاں مبشر احمد صاحب شہید ابن مکرم میاں برکت علی صاحب۔شہید مرحوم کے والد میاں برکت علی صاحب نے 1928ء میں بیعت کی تھی اور پھر تحریکِ جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہوئے۔ شہید مرحوم حضرت میاں نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ہیں۔ کھاریاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ پھر یہ 2008ء میں لاہور شفٹ ہو گئے۔ پہلے یہ لوگ وزیرآباد رہتے تھے۔ان کا کوکا کولا کا ڈسٹری بیوشن کا کاروبار تھا۔1974ء میں کاروبار ختم ہو گیا۔لوگوں نے تمام سامان لوٹ لیا۔شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ان حالات میں ایک دفعہ جماعتی ڈاک مرکز دے کر ربوہ سے واپس وزیر آباد جا رہے تھے تو چنیوٹ پہنچنے پر ان کو گاڑی سے اتارنے کی کوشش کی گئی کہ مرزائی ہے، اسے مارو۔لیکن بہرحال ڈرائیور نے گاڑی چلا دی اور وہاں تو کچھ نہیں ہوا۔ پھر گوجرانوالہ پہنچنے پر بھی جلوس نے آپ پر حملہ کیا۔ بہرحال اس طرح بچتے بچاتے آدھی رات کو اپنے گھر پہنچے۔ان دنوں جو حالات تھے بڑے خوفناک حالات تھے۔اور مرکز سے رابطے کے لئے جو لوگ آتے تھے وہ بڑی قربانی دے کر آتے تھے۔ بہرحال قربانیوں کے لئے تو یہ ہر دم تیار تھے۔اور پھر دوبارہ انہوں نے 1998ء میں ڈسٹری بیوشن کا کام شروع کیا۔کوکا کولا کے ڈسٹری بیوٹر بنے۔ جب بوتلوں کا کام کرتے تھے تو کئی پارٹیاں آ کر یہ لالچ دیتی تھیں کہ آپ کی ایمانداری کی بہت شہرت ہے۔جب آپ بوتلیں تقسیم کرتے ہیں تو آپ کی کوئی بوتل جعلی نہیں ہوتی۔ بالکل خالص چیز ہوتی ہے۔ پاکستان میں تو جعلی بوتلوں کا، کسی بھی چیز کا جعلی کاروبار بہت زیادہ ہے۔ ہر چیز میں ملاوٹ ہوتی ہے۔تو انہوں نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ کی شہرت تو ہے ہی، آپ اپنے جو کریٹ بیچتے ہیں ان میں دو جعلی بوتلیں ڈال دیا کریں۔اس سے آپ کا منافع جو ہے کئی گنا بڑھ جائے گا اور کروڑ پتی ہو جائیں گے۔لیکن آپ نے کبھی ان کی بات نہیں مانی اور نہ کبھی ایسے سوچا۔ جو مشورہ دینے آتے تھے آپ ان لوگوں کی بڑی مہمان نوازی کرتے تھے اور اس وقت بڑے آرام سے کہہ دیا کرتے تھے کہ آپ غلط جگہ پر آ گئے ہیں۔ چھ سال امیر جماعت تحصیل وزیرآباد بھی رہے۔آپ کے ایک بیٹے قمر احمد صاحب مربی سلسلہ آج کل بینن میں ہیں۔شہادت کے وقت ان کی عمر65 سال تھی۔ وصیت کی ہوئی تھی اور آپ کی شہادت بھی دارالذکر مسجد میں ہوئی۔ جب حملہ ہوا ہے تو اپنی جگہ پر لیٹے رہے اور حملہ کے بعد محراب کے پاس گرینیڈ گرا تو زخمی ہو گئے۔گردن کا بائیں طرف کا حصہ گرینیڈ پھٹنے سے اڑ گیا۔اور کافی بلیڈنگ ہوئی اور بھانجے کو فون کیا کہ بیٹا میں کافی زخمی ہو گیا ہوں۔ پانچ چھ گولیاں میرے جسم میں بھی لگی ہیں۔انتہائی نرم دل، غریب پرور اور توکل کرنے والے انسان تھے۔ ہرایک سے شفقت اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔ دعا گو انسان تھے۔کسی کی تکلیف کا پتہ چلتا تو فوری دعا شروع کر دیتے۔ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ میری رفاقت ان سے 39 سال رہی۔کبھی انہوں نے مجھے اُف نہیں کہا۔اور نہ ہی بچوں کو کچھ کہا میں اگر کچھ کہتی تھی تو یہی کہتے تھے کہ دعا کیا کرو، میں بھی ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بچوں کے لئے بہت محبت تھی۔گھر میں کسی قسم کی غیبت کو ناپسند کرتے اور منع کر دیتے۔اور کوئی بات شروع کرتا تو فوراً روک دیتے۔ گوجرانوالہ میں کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ وہاں کی مالکن جو غیر احمدی تھی وہ شہید مرحوم کے بارے میں کہتی تھیں کہ میری یہ سعادت ہے کہ میاں مبشر صاحب میرے کرایہ دار ہیں اور میں یہ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو بھی ان جیسا انسان بنائے اور بھائی جان آپ بھی میرے بچوں کی تربیت کریں۔کاروبار میں جب کھانے کا وقت آتا تھا تو اپنے کام کرنے والے جو ملازمین تھے، ان کے کھانے وانے کا بڑا خیال رکھتے تھے۔تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔اہلیہ کہتی ہیں کہ اکثر یہ فقرہ کہا کرتے تھے کہ میں تو نالائق انسان ہوں اللہ تعالیٰ مجھے 33 نمبر دے کر ہی پاس کر دے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے تو اپنے فضل سے سو فیصد نمبر دے کر شہادت کا رتبہ دے دیا۔

فدا حسین صاحب شہید ابن مکرم بہادر خان صاحب۔ان کا تعلق کھاریاں ضلع گجرات سے ہے۔ وہیں پیدا ہوئے۔قریباً چار سال کی عمر میں ہی والدین ایک ماہ کے وقفہ سے وفات پا گئے۔ یہ میاں مبشر احمد صاحب جن کا پہلے ذکر آیا ہے ان کے کزن بھی تھے۔اور والدین کی بچپن میں وفات کی وجہ سے میاں مبشر احمد صاحب کے زیرِ کفالت ہی رہے۔ غیر شادی شدہ تھے۔ ان کی عمر شہادت کے وقت 69 سال تھی اور انہوں نے دارالذکر میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ یہ تھوڑے سے معذور تھے، جمعہ کے روز مسجد کے صحن میں معذوری کے پیشِ نظر کرسیوں پر بیٹھتے تھے،لیکن سانحہ کے روز اندر ہال میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دہشتگرد نے جب گولیوں کی بوچھاڑ کی تو آپ کو 35 کے قریب گولیاں لگیں اور موقع پر شہید ہو گئے۔اللہ درجات بلند فرمائے۔

خاور ایوب صاحب شہید ابن مکرم محمد ایوب خان صاحب۔شہید مرحوم کا خاندان گلگت کا رہنے والا تھا۔ تاہم ان کی پیدائش بھیرہ ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ دسویں تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور آ گئے۔1978ء میں واپڈا میں ملازمت شروع کر دی۔ اس وقت اکاؤنٹ اور بجٹ آفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ 1984ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔شہادت کے وقت ان کی عمر 50 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔سیکرٹری وقفِ نو اور محاسب کی حیثیت سے خدمات بجا لا رہے تھے۔ سابق قائد مجلس انصاراللہ بھی تھے۔ دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ایک عرصے سے دارالذکر میں نمازِ جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز بھی ملازمت سے جمعہ پڑھنے کے لئے گئے اور مین ہال میں بیٹھے تھے۔دو گولیاں لگیں ایک دل کے قریب، اور دوسری گھٹنے میں۔قریباً سوا دو بجے گھر فون کیا کہ دہشت گرد آ گئے ہیں، ان کے پاس اسلحہ ہے، آپ دعا کریں۔ پھر اہلیہ رابطہ کرتی رہیں۔ تیسری دفعہ رابطہ ہوا تو یہی کہا کہ بس سب دعا کرو۔اس کے بعد پھر شہید ہو گئے۔اہلیہ کہتی ہیں بڑے اچھے انسان تھے۔ باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔لوگوں نے ان کے متعلق یہی رائے دی ہے کہ بڑے اچھے انسان تھے اور آپ میں بڑی انتظامی صلاحیت تھی۔ بچوں کی تربیت بھی خوب اچھی طرح کی۔ حقوق العباد ادا کرنے والے بھی تھے۔ خلافت کے وفادار اور شیدائی تھے۔ خاور ایوب صاحب کے بارے میں الیاس خان صاحب نے لکھا ہے کہ 1980ء میں خاور ایوب صاحب کو بی اے کے بعد واپڈا میں ملازمت مل گئی۔ اور یہ عزیز داری کی بنیاد پر بھیرہ ضلع سرگودھا سے ہمارے گھر رحمان پورہ آ گئے۔ ہمارے گھر کا احمدی ماحول تھا۔ الیاس خان صاحب کہتے ہیں ہماری تربیت احمدی تعلیمات کے مطابق تھی تو خاور ایوب صاحب بھی ہمارے ماحول کا ایک حصہ بن چکے تھے۔مگر احمدی نہیں ہوئے تھے۔البتہ احمدیت کی تعلیم سن کے روایتی اعتراضات جو مولوی کرتے ہیں وہ کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم ان کو چھیڑا کرتے تھے کہ سوال کرو۔ کیونکہ شہید مرحوم بہت سوال کیا کرتے تھے۔ ایک روز ایک ہمارے مبلغ سلسلہ برکت اللہ صاحب مرحوم نے مجلسِ سوال و جواب کا انعقاد کیا۔خاور صاحب سوال کی کثرت کی وجہ سے مشہور تھے اس لئے مربی صاحب نے شہید مرحوم کو مخاطب کر کے فرمایا خاور صاحب سوال کریں۔تو انہوں نے کہا اب میرا کوئی سوال نہیں ہے۔اور پھر کچھ عرصے بعد بیعت کر لی۔ان کے عزیز کہتے ہیں کہ ہم ان کو کہتے تھے کہ سوچ لو۔لیکن انہوں نے ہمارا یہ کہہ کر منہ بند کرا دیا کہ اگر تم میری بیعت نہیں کرواؤ گے تو میں حضور کو لکھوں گا کہ یہ میری بیعت نہیں کرواتے۔اور پھر بیعت کرنے کے بعد نیکی اور روحانیت میں اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کی۔

مکرم شیخ محمد یونس صاحب شہید ابن مکرم شیخ جمیل احمد صاحب۔شیخ یونس صاحب مرحوم 1947ء میں امروہہ (انڈیا) میں پیدا ہوئے تھے۔1950ء میں قادیان اور پھر 1955ء میں ربوہ آ گئے۔ان کے والد شیخ جمیل احمد صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے اور درویشانِ قادیان میں سے تھے۔شہید مرحوم نے میٹرک ربوہ سے کیا۔اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ میں کارکن رہے۔2007ء میں ریٹائرمنٹ ہو گئی۔ پھر یہ اپنے بیٹے کے پاس لاہور چلے گئے اور بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد اور دعوت الی اللہ خدمت سرانجام دے رہے تھے۔63 سال ان کی عمر تھی۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ان کی شہادت ہوئی۔اللہ کے فضل سے موصی تھے۔اور ان کا معمول یہی تھا کہ جمعہ کے لئے جلدی مسجد میں جاتے تھے اور اس روز بھی جمعہ کے دن کے لئے مسجد بیت النور میں گیارہ بجے پہنچ گئے اور پہلی صف میں بیٹھے تھے۔ بیٹا بھی ساتھ تھا۔لیکن وہ دوسرے ہال میں تھا۔پہلی صف میں سب سے پہلے زخمی ہو کر گرتے ہوئے دیکھے گئے۔ان کے سر اور سینے میں گولیاں لگی تھیں۔ گرینیڈ پھٹنے کی وجہ سے پسلیاں بھی زخمی ہو گئی تھیں جس کی وجہ سے شہادت ہوئی۔ شیخ صاحب نے ایک خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں ایک بہت خوبصورت سڑک ہے یا خوبصورت قالین بچھے ہوئے ہیں، بڑی بڑی کرسیوں پر خلفاء تشریف فرما ہیں اور سب سے اونچی کرسی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما ہیں اور کہتے ہیں میں بھی (یعنی شیخ صاحب خود) ساتھ گھٹنے جوڑ کر بیٹھا ہوا ہوں۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ خلافت کے شیدائی تھے۔ پنجوقتہ نماز کے پابند۔دل کے مریض ہونے کے باوجود شدید گرمیوں اور سردیوں میں نمازیں مسجد میں جا کر ہی ادا کیا کرتے تھے۔کسی شکرانہ کے موقع پر جب الحمدللہ ادا کرتے تو ساتھ ہی ان کی آنکھیں نم ہو جاتیں۔خدا پر توکل بہت زیادہ تھا۔کہتے تھے کہ بظاہر ناممکن کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممکن ہو جاتے ہیں۔تہجد

گزارتے،ضرورتمندوں کا خیال رکھتے تھے۔ جوبھی معمولی آمدنی تھی اس سے دوسروں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ مختلف علمی مقالہ جات لکھے اور نمایاں پوزیشن حاصل کیں۔ دعوت الی اللہ میں مستعد تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ڈاور (یہ ربوہ کے قریب ایک گاؤں ہے) کے قریب ایک گاؤں میں ہم دونوں میاں بیوی مختلف اوقات میں قریباً چھ سات سال تک دعوت الی اللہ کرتے رہے اور قرآنِ مجید کی کلاسیں لیتے رہے۔ پھر مخالفت شروع ہوئی تو کام روکنا پڑا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو پھل بھی عطا فرمائے۔

مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب شہید ابن مکرم احمد دین صاحب بھٹی۔ شہید مرحوم کے آباؤاجداد کھرپڑ ضلع قصور کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا مکرم جمال دین صاحب نے 12-1911ء میں بیعت کی تھی۔ 1975ء میں یہ خاندان لاہور شفٹ ہوگیا۔ اپنے والد کے ساتھ یہ ٹھیکے داری کا کام کرتے تھے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ خدام الاحمدیہ کے بہت دلیر اور جرأت مند رکن تھے۔ دوسرے دو بھائی بھی ان کے کاروبار میں شریک تھے۔ ان کے ایک بھائی مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت ہڈیارہ ضلع لاہور ہیں۔ دارالذکر میں انہوں نے شہادت پائی۔ اوران کی عمر 33 سال تھی۔ مسجد دارالذکر میں نماز جمعہ سے قبل سنتیں ادا کر رہے تھے کہ شیلنگ شروع ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے بعد اپنی بنیان اتار کر ایک لڑکے کے زخموں کو باندھا جو ان کے ساتھ ہی زخمی تھا اور اس کو تسلی دی اور اس کے بعد انتہائی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دہشتگرد کو پکڑ کر گرانے اور قابو پانے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی دوران دوسرے دہشت گرد نے گولیوں کی بوچھاڑ کی اور ان کو شہید کر دیا۔

مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب شہید ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب۔ شہید مرحوم کے آباؤاجداد قاضی مرال ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے آباؤاجداد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بیعت کی تھی۔ بعد میں یہ خاندان علی پور قصور میں شفٹ ہوگیا۔ جہاں شہید مرحوم کی پیدائش ہوئی۔ میٹرک تک ان کی تعلیم تھی۔ پچاس کی دہائی میں یہ خاندان لاہور شفٹ ہوگیا۔ محکمہ اوقاف میں ملازم تھے۔ 1966ء میں ریٹائر ہوگئے۔ کافی عرصہ اپنے حلقے کے زعیم انصاراللہ رہے۔ شہادت کے وقت سیکرٹری تعلیم اور نائب صدر حلقہ تھے اور ان کی عمر 74 سال تھی۔ ان کی شہادت بھی دارالذکر میں ہوئی ہے۔ چوتھی صف میں مسجد میں بیٹھے تھے۔ جہاں دہشتگردوں کی فائرنگ سے شہید ہوگئے۔ ان کے والد صاحب نے اپنا پتوکی والا آبائی گھر جماعت کو تحفۃً میں پیش کر دیا تھا جو آج کل مربی ہاؤس ہے۔ ان کے والد صاحب پتوکی جماعت کے کافی عرصہ صدر رہے ہیں۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ بہت محنتی تھے۔ بزرگ ہونے کے باوجود اہلِ خانہ اور دیگر چھوٹے بچوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ بڑے صاف گو انسان تھے۔

مکرم میاں لئیق احمد صاحب شہید ابن مکرم میاں شفیق احمد صاحب۔ شہید مرحوم کے آباؤاجداد انبالہ کے رہنے والے تھے۔ پڑدادا مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ کے امیر رہے۔ پارٹیشن کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے لاہور آ گیا۔ یہ شہید مرحوم انبالہ میں پیدا ہوئے۔ بنیادی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 66 سال تھی۔ ان کو بطور سیکرٹری اشاعت حلقہ کینال پارک خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ مسجد دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ مسجد کے مین ہال کی تیسری صف میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دہشتگردوں کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوگئے۔ تین گھنٹے تک تو وہاں سے کوئی نکل نہیں سکتا تھا۔ اس دوران ان کو بلیڈنگ اتنی ہوگئی تھی کہ ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال لے جا رہے تھے کہ راستے میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ شہید مرحوم پیشہ کے لحاظ سے الیکٹریشن تھے۔ نہایت سیدھے سادھے اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی سے کوئی زیادتی نہیں کی۔ تہجد گزار تھے۔ گھر میں بچوں سے دوستانہ ماحول تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مرزا شابل منیر صاحب شہید ابن مکرم مرزا محمد منیر صاحب۔ شہید مرحوم کے پڑدادا حضرت احمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ جبکہ شہید مرحوم کے والد مکرم مرزا محمد منیر صاحب کا ساؤنڈ سسٹم وغیرہ کا بزنس تھا۔ شہید مرحوم بی کام کے بعد بی بی اے (BBA) کر رہے تھے۔ اور شہادت کے وقت ان کی عمر 19 سال تھی۔ خدام الاحمدیہ کے بڑے سرگرم رکن تھے۔ ہر آواز پر لبیک کہا۔ اور دارالزکر میں جامِ شہادت نوش کیا۔ شہید مرحوم کے چھوٹے بھائی شہزاد منعم صاحب کے ہمراہ مین ہال میں محراب کے سامنے سنتیں ادا کرنے کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ فائرنگ شروع ہوگئی۔ پہلا حملہ محراب پر ہوا۔ اس موقع پر شہید مرحوم پہلے ہال سے باہر نکل گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد اندر واپس آئے اور دروازے کے پاس بیٹھ گئے، اور دوسرا بھائی بھی پاس آ گیا۔ گھر فون پر بات کی اور دوستوں سے بھی بات کی۔ اتنے میں مینار کی طرف سے ایک دروازے سے ایک دہشت گرد اندر داخل ہوا اور فائرنگ کر دی جس سے کافی لوگ شہید ہوگئے۔ شہید مرحوم اس وقت گولی لگنے سے شدید زخمی تھے۔ ان کا بھائی کہتا ہے کہ میں نے آواز دی لیکن خاموش رہے۔ میں نے دیکھا کہ ٹانگ سے کافی خون بہہ رہا ہے اور مجھے کہا کہ میری ٹانگ سیدھی کرو۔ میں نے اپنی قمیض اتار کر پٹی باندھنے کی کوشش کی، لیکن نہیں باندھ سکا کیونکہ کہتے تھے جہاں میں ہاتھ لگاتا تھا وہیں سے گوشت لٹک جاتا تھا۔ قریباً آدھا گھنٹہ اسی کیفیت میں رہے۔ اور اسی عرصے میں پھر تھوڑی دیر بعد شہادت کا رتبہ پایا۔ بھائی کہتا ہے کہ میں ساتھ بیٹھا تھا انہوں نے بڑی ہمت دکھائی۔ ایسی حالت میں بھی کوئی چیخ و پکار نہیں تھی۔ بلکہ آنکھوں سے لگ رہا تھا خوش ہیں کہ چلو میرا بھائی تو بچ گیا اور بالکل سلامت بیٹھا ہے۔ آپ کے ایک دوست نے، ایک کارکن نے لکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ میں ایک حزب کے سائق تھے۔ کچھ ماہ سے نہایت جذبہ اور اخلاص کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ خاکسار رات ساڑھے گیارہ بجے گھر گیا کہ حقیقۃ الوحی کے پرچے پُر کروانے تھے۔ وہ اسی وقت موٹر سائیکل لے کر نکل کھڑے ہوئے اور گھروں کا دورہ کیا۔ ان کے پاس گاڑی ہوتی تو اس کے علاوہ بھی مجلس کے کاموں کے لئے پیش کرتے۔ غرض نہایت شریف، سادہ اور کبھی نہ نہ کرنے والے وجود تھے۔ ان کے ایک دوست نے لکھا کہ مجھے خواب میں شابل منیر ملا مَیں اس سے کہتا ہوں کہ تم کدھر ہو تو وہ مجھے جواب دیتا ہے، (شہادت کے بعد کا ذکر ہے) کہ بھائی میں تو ادھر ہوں تم کدھر ہو۔ پھر وہ ساتھ ہی مجھے کہتا ہے کہ بھائی میں ادھر بہت خوش ہوں تم بھی آ جاؤ۔ مجھے خود بھی وہ خوش محسوس ہوتا ہے۔ پھر یہ منظر ختم ہو جاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ یہ وہ نوجوان ہیں، جو اپنے پیچھے رہنے والے نوجوانوں کو اپنا عہد پورا کرنے کی یاد دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم تو قربان ہوگئے، تم اپنے عہد سے پیچھے نہ ہٹنا۔

مکرم ملک مقصود احمد صاحب شہید ابن مکرم ایس اے محمود صاحب۔ شہید مرحوم کے دادا بٹالہ کے رہنے والے تھے جبکہ ان کے والد صاحب مکرم ایس اے محمود صدر پاکستان ایوب خان کے مشیر بھی رہے۔ اسی طرح ان کے نانا حضرت ملک علی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ریاست بھوپال کے رہنے والے تھے۔ بچپن میں ان کی والدہ محترمہ کے سر پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا شفقت بھرا ہاتھ پھیرا تھا، شہید مرحوم کے نانا، دادا اور والدہ محترمہ صحابی تھے۔ شہید مرحوم کی پیدائش بھوپال میں ہوئی۔ نانی محترمہ مختار بی بی صاحبہ کے پاس انہوں نے قادیان میں پرورش پائی۔ تعلیم الاسلام کالج میں زیرِ تعلیم رہے۔ ایف اے کے امتحان سے قبل واپس بھوپال چلے گئے۔ پھر یہ فیملی لاہور آ کر سیٹل (Settle) ہوگئی۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 80 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنے حلقے میں بطور سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تعلیم القرآن امین اور آڈیٹر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ شہید مرحوم ملک طاہر صاحب قائمقام امیر ضلع لاہور کے بہنوئی تھے۔ دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ شہید مرحوم کے نواسے نے بتایا کہ وہ مسجد کے مین ہال میں دوسری صف میں بیٹھے تھے۔ فائرنگ کے وقت مربی صاحب کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے صحن کی طرف باہر نکلے تو دیکھا کہ شہید مرحوم کانوں میں انگلیاں ڈال کر لیٹے ہوئے تھے۔ لیکن مجھے ان کے اندر کوئی حرکت نظر نہیں آ رہی تھی۔ شاید اس وقت شہید ہو چکے ہوئے تھے کیونکہ کافی گولیاں لگی ہوئی تھیں۔ شہید مرحوم کے اہلِ خانہ نے بتایا کہ پنجوقتہ نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ باقاعدگی سے چندے ادا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ جماعتی کتب کا مطالعہ اور خلیفہ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔ ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام بھی دلچسپی سے دیکھتے اور سنتے تھے۔ اکاؤنٹس کے ماہر تھے۔ ایک مرتبہ بتایا کہ بچپن میں قادیان میں مقابلہ ہوا کہ کون سب سے پہلے مسجد آئے گا تو دیکھا کہ آپ صبح اڑھائی بجے مسجد پہنچے ہوئے تھے۔ حالانکہ اس وقت آپ کی بہت چھوٹی عمر تھی۔ ان کے ایک بیٹے تبسم مقصود صاحب وکیل ہیں اور زندگی وقف کر کے آج کل ربوہ میں کام کر رہے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد احمد صاحب شہید ابن مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب۔ شہید مرحوم کے والد صاحب اور دادا مکرم چوہدری فضل داد صاحب نے 22-1921 میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آبائی تعلیم کھیوہ ضلع فیصل آباد سے حاصل کی۔ شہید مرحوم کے والد صاحب حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ جونیئر ڈاکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ ان کے والد صاحب نے شدھی تحریک کے دوران ایک سال سے زائد عرصہ وقف کیا تھا۔ شہید مرحوم 1928ء میں کھیوہ میں پیدا ہوئے۔ فیصل آباد سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ میٹرک کے بعد ائیر فورس جوائن (Join) کر لی۔ دو سال کی ٹریننگ کے بعد وارنٹ افسر کے طور پر کام کرتے رہے۔ پھر دورانِ سروس 65ء اور 71ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔ 65ء کی جنگ کے دوران ایک موقع پر جب طیارے کا بم لوڈر خراب ہوگیا تو ساتھیوں کو ہمت دلا کر بم کندھوں پر لاد کر خود لوڈ کیا کرتے تھے۔ آج یہ نام نہاد ملک کے ہمدرد احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ ملک کے ہمدرد نہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ملک کی خاطر بھی قربانیاں دیں اور دینے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ حکومت کی طرف سے غیر ممالک کے دورے پر بھی ٹریننگ کے لئے جاتے رہے۔ 1971ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سول ڈیفنس کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے ہیڈ کے طور پر 1988ء تک کام کرتے رہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 85 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں ان کی شہادت ہوئی۔ یہ اکثر وہیں جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ جمعرات کو جمعہ کی تیاری کا بڑا اہتمام کیا کرتے تھے۔ جمعرات کو ہی کپڑے استری کروا کر لٹکوا دیا کرتے تھے اور بارہ بجے مسجد چلے جاتے تھے۔ عموماً ہال کے اندر بائیں طرف کرسیوں پر بیٹھتے تھے۔ وقوعہ کے روز ایک نوجوان نے ان کو دوسری اور تیسرے صف کے درمیان خون میں لت پت دیکھا۔ انہوں نے اس نوجوان کو آواز دی اور کہا کہ مجھے گولیاں لگی ہیں میرے پیٹ پر کپڑا باندھ دو۔ اس کے بعد انہوں نے دیگر زخمیوں کو پانی پلانے کی ہدایت کی۔ خود زخمی تھے، اس کے بعد انہوں نے نوجوان کو کہا کہ زخمیوں کو پانی پلاؤ۔ ساتھ ساتھ دیگر احباب کو بچاؤ کی ہدایات دیتے رہے کہ یہ اس شعبہ کے ماہر تھے۔ ایک گولی ان کی ہتھیلی پر بھی لگی ہوئی تھی۔ زخمی حالت میں ان کو جناح ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں رات آٹھ بجے کے قریب ان کی شہادت ہوئی۔ شہید کی فیملی میں ایک خاتون نے دو دن قبل خواب میں دیکھا کہ لاہور میں فائرنگ ہو رہی ہے۔ اس طرح کی خوابیں اکثر احمدیوں کو پاکستان میں بھی اور باہر کے ملکوں

میں بھی آئی ہیں جو اس واقعہ کی نشاندہی کرتی تھیں۔ کسی سے بغض نہیں رکھتے تھے، صحت اچھی تھی اور بچوں کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ نماز باجماعت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کے شوقین کبڈی اور فٹبال کے بڑے اچھے کھلاڑی رہے۔ خلافت سے عشق تھا۔ ان کے بارے میں ان کی بیٹی نے ایک عینی شاہد کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابا جی ہال میں کرسیوں پر بیٹھے تھے جہاں مربی صاحب خطبہ دے رہے تھے۔ خطبہ ابھی شروع ہوا ہی تھا کہ باہر سے گولیوں کی آوازیں آئیں اور پھر یہ آوازیں لحہ بہ لحہ قریب ہوتی گئیں۔ اس دوران مربی صاحب لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی ہدایت دیتے رہے اور کہا کہ خطبہ جاری رہے گا۔ کہتی ہیں کہ میرے ابا جی کے ساتھ چوہدری وسیم احمد صاحب صدر کینال ویو اور ان کے بزرگ والد بیٹھے تھے۔ وہ اپنے عمر رسیدہ والد کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے Basement کی طرف لے گئے۔ اور میرے والد صاحب سے بھی کہا کہ بزرگو اٹھو! لیکن آپ نہ اٹھے۔ بقول وسیم صاحب کے وہ ایسے بیٹھے تھے جیسے ان کا اندر کا فوجی جاگ گیا ہو اور وہ حالات کا بغور مطالعہ کر رہے ہوں۔ اسی بھیڑ چال میں چند اور لوگوں نے بھی ان سے کہا کہ اٹھ جائیں لیکن وہ نہیں اٹھے۔ اسی دوران اس دہشتگرد نے گولیوں کا رخ کرسیوں کی طرف کر دیا اور فائرنگ کرتا ہوا ابا جی کے نزدیک ہوتا گیا۔ بقول کرنل بشیر احمد باجوہ صاحب (جو کرسیوں کے پیچھے تھے) ان پر بھی فائر ہوئے لیکن وہ بچ گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دوران یہ زخمی ہو چکے تھے۔ وہ دہشتگرد سمجھا کہ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ فارغ ہو کر مڑا اور شاید اپنی گن لوڈ کرنے لگا۔ تو کہتی ہیں کہ کرنل صاحب نے بتایا کہ اسی دوران میرے ابا جی نے زخمی ہونے کے باوجود موقع غنیمت جانا اور پیچھے سے ایک دم چھلانگ لگا کر اس کی گردن پکڑ لی۔ یقیناً کوئی خاص طاقت تھی جو ان کی مدد کر رہی تھی کرنل بشیر صاحب نے جو کرسیوں کے پیچھے تھے انہوں نے بھی فوراً چھلانگ لگائی اور دہشتگرد کو قابو کرنے لگے۔ وسیم صاحب کا بیان ہے کہ ہم سیڑھیوں سے چند step ہی نیچے تھے اور دیکھ رہے تھے۔ جب دیکھا کہ دہشتگرد قابو میں آ رہا ہے تو دوسرے خدام بھی اس دوران میں مدد کے لئے آ گئے اور اس ہاتھا پائی کے دوران ان کے بقول ان کو گولیاں لگ چکی تھیں۔ لیکن اس سے پہلے بھی لگ چکی تھیں۔ اور ایک ہتھیلی سے بھی پار ہوئی، دوسری بازو میں کلائی کے پاس لگی۔ اور تیسری پسلیوں میں پیٹ کے ایک طرف۔ پہلے کم زخمی تھے، اس ہاتھا پائی میں مزید گولیاں بھی لگیں۔ بہر حال ان کی اس ابتدائی کوشش کے بعد کرنل بشیر اور باقی نمازی شامل ہوئے اور اس دہشتگرد کی جیکٹ کو (Defuse) کر دیا اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔ دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ عمر کے اس حصے میں بھی گولیاں لگنے کے باوجود آپ کا دماغ صحیح کام کر رہا تھا۔ اور جیکٹ کو ڈیفیوز (Defuse) کرنے کے بارے میں بھی وہی ہدایت دیتے تھے۔ کیونکہ ان کا یہی کام تھا، بم ڈسپوزل میں کام کرتے رہے ہیں۔ اور دیکھنے والے مزید کہتے ہیں کہ اس وقت ان کی حالت دیکھ کر ہماری بری حالت ہو رہی تھی لیکن ایک دفعہ بھی انہوں نے ہائے نہیں کی اور بڑے آرام سے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی اور شہادت کا رتبہ پایا۔

الیاس احمد اسلم قریشی صاحب شہید ولد مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب۔ شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق قادیان سے تھا۔ پھر گوجرانوالہ شفٹ ہو گئے۔ آپ کے والد محترم مبلغ سلسلہ تھے۔ تحریکِ شدھی کے دوران انہوں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ان کے بھائی یونس احمد اسلم صاحب 313 درویشانِ قادیان میں سے تھے۔ گریجوایشن کے بعد نیشنل بنک جوائن کیا۔ اور اے وی پی کے اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 76 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے وصیت کے نظام میں شامل تھے۔ اور بطور صدر جماعت جوہر ٹاؤن خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ بیت النور میں ان کی شہادت ہوئی پچھلے ہال میں پہلی صف میں بیٹھے تھے۔ دیگر دو ساتھیوں کے ساتھ ہال کا دروازہ بند رکھنے کی کوشش کے دوران حملہ آوروں کی فائرنگ سے شدید زخمی ہو گئے اور زخمی حالت میں کئی گھنٹے پڑے رہے۔ چار بجے کے قریب یہ شہید ہوئے ہیں۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ بہت سادہ دل، نیک اور ہر حال میں صبر و شکر کرنے والے اور متوکل انسان تھے۔ دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ تھی۔ جماعتی کام خوشی سے سرانجام دیتے تھے۔ آپ کے بچے کہتے ہیں، آپ ایک نہایت شفیق باپ اور ایک ہمدرد انسان تھے۔ نمازوں اور تہجد کے پابند تھے۔ کبھی ہم نے انہیں نماز قضاء پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اپنی اولاد کو بھی نماز کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ بڑے ہنس مکھ، ملنسار انسان تھے۔ پانچ سال سے حلقہ جوہر ٹاؤن کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ کبھی بھی کوئی کارکن یا کوئی جماعتی کام کے لئے خادم یا انصار میں سے کسی بھی وقت آ جاتا، دوپہر کو یا رات کو تو کبھی برا نہیں مناتے تھے۔ اور اپنے بچوں سے بھی کہتے تھے کہ اگر کوئی جماعتی کام سے گھر آئے تو بیشک میں سو بھی رہا ہوں تو مجھے اٹھا دیا کرو۔ اور انہوں نے اسی پر ہمیشہ عمل کیا۔ اکثر نصیحت کرتے کہ جماعت اور خلافت سے وفا کرنا۔

مکرم طاہر محمود احمد صاحب (پرنس) شہید ابن مکرم سعید احمد صاحب مرحوم۔ یہ کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے تھے۔ 1953ء میں آپ کے والد صاحب خاندان میں پہلے احمدی ہوئے۔ 1993ء میں لاہور منتقل ہو گئے۔ شہید مرحوم نے کوٹ اڈو سے میٹرک کیا۔ پھر ایک پرائیویٹ ملازمت اختیار کر لی۔ پھر ملائیشیا چلے گئے۔ تھوڑے سے ذہنی طور پر پسماندہ بھی تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 53 سال تھی۔ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ان کی شہادت ہوئی۔ جمعہ پر آنے سے قبل حلقے کے صدر صاحب کے گھر گئے تو صدر صاحب نے ویسے ہی مذاقاً کہہ دیا کہ چلو میں تمہیں جمعہ پڑھا کر لاتا ہوں اس طرح صدر صاحب کے ساتھ پہلی دفعہ مسجد بیت النور گئے تھے۔ اور وہیں ان کی شہادت ہوئی ورنہ اکثر ٹھوکر نیاز بیگ سنٹر یا کبھی کبھی دارالذکر جا کر نمازِ جمعہ ادا کرتے تھے۔ رات شام سات بجے ان کی شہادت کا علم ہوا۔ چھاتی میں دو گولیاں اور ماتھے پر ایک گولی لگی ہوئی تھی۔ بڑے دبنگ احمدی تھے۔ زندگی میں بھی کہتے تھے کہ میں گولیوں سے نہیں ڈرتا، میں نے شہید ہی ہونا ہے۔ سارے علاقے میں واقفیت تھی۔ مخلص اور جذباتی احمدی تھے اور ہر راہ چلتے کو السلام علیکم کہا کرتے تھے۔

سید ارشاد علی صاحب شہید ابن مکرم سید سمیع اللہ صاحب۔ شہید مرحوم کوچہ میر حسام الدین (سیالکوٹ) کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا حضرت سید خصلت علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نانا حضرت سید میر حامد شاہؓ صاحب سیالکوٹی صحابی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفقائے خاص میں شامل تھے۔ سیالکوٹ میں قیام کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے گھر قیام کیا۔ ان کے والد صاحب جامعہ احمدیہ چنیوٹ اور ربوہ کے پرنسپل بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے اپنا گھر جماعت کو وقف کر دیا تھا۔ شہید مرحوم بی اے کے بعد مقابلے کا امتحان پاس کر کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھرتی ہوئے اور ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ گارڈن ٹاؤن میں اس وقت سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 80 سال تھی۔ مسجد بیت النور میں ان کی شہادت ہوئی۔ ان کے گھر والے کہتے ہیں کہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جانے سے قبل گھر میں سینے پر ہاتھ باندھے لیٹے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج سکون کرنے کو دل چاہ رہا ہے۔ جانے کو جی نہیں چاہ رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اٹھ کر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے چلے گئے اور جاتے ہوئے آواز دی کہ میں جا رہا ہوں۔ پھر دوسری دفعہ کہا کہ میں جا ہی رہا ہوں۔ داماد کے ساتھ بیت النور میں باہر صحن میں بڑی کرسیوں پر بیٹھے تھے، شروع کے حملے میں کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو فوری طور پر ہال کے اندر بھجوا دیا گیا۔ جہاں ان کی شہادت ہوئی۔ جسم پر تین گولیاں لگی ہوئی تھیں۔ ان کے اہلِ خانہ نے بتایا کہ کافی سال قبل شہید مرحوم نے بتایا کہ ان کو آواز آئی کہ اِنِّیْ رَافِعُکَ وَ مُتَوَفِّیْکَ۔ شاید سننے والے نے یا بیان کرنے والے نے الٹا لکھ دیا ہو۔ ہو سکتا ہے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ ہو، بہر حال جو بھی ہے، کہتے ہیں مجھے آواز آئی لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ کہتے ہیں شہادت سے دس پندرہ بیس دن پہلے مجھے یہ آواز آئی کہ We recieve you with open arms with red carpet. شہید مرحوم نے شہادت سے چند دن قبل خواب میں ایک گھر دیکھا۔ اس میں ایک خوبصورت بگھی آ کر رکی اور آواز آئی ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ آئے ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ دو ماہ سے کہا کرتے تھے کہ میں اپنے آباؤ اجداد کی طرح دین کی خدمت نہیں کر سکا۔ اس سے بڑے پریشان ہوتے تھے۔ حقوق العباد کی ادائیگی ان کا خاص وصف تھا۔ صلہ رحمی کرنے والے تھے اور بڑے زندہ دل آدمی تھے۔

مکرم نور الامین صاحب شہید ابن مکرم نذیر نسیم صاحب۔ شہید مرحوم راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ وہیں سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد نیوی میں بطور فوٹو گرافر بھرتی ہو گئے۔ ان کے دادا حضرت پیر فیض صاحب رضی اللہ عنہ آف اٹک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ جب کہ ان کے پڑنانا مکرم بابو عبد الغفار صاحب تھے جو امیر ضلع حیدر آباد رہے اور خدا کی راہ میں شہید ہوئے، مجلس خدام الاحمدیہ کے بڑے ذمے دار اور محنتی رکن تھے۔ منتظم عمومی حلقہ ماڈل ٹاؤن خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ کلوز سرکٹ سسٹم کی مانیٹرنگ کرتے رہے جو مسجد میں لگایا تھا۔ کچھ عرصے کے لئے کراچی چلے گئے شہادت کے وقت ان کی عمر 39 سال تھی اور مسجد دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ سانحہ کے دوران ان کا اپنے گھر والوں کو اور دوستوں کو فون آیا کہ میں ایسی جگہ پر ہوں کہ اگر چاہوں تو نکل سکتا ہوں، لیکن میری یہاں ڈیوٹی ہے۔ یہ دارالذکر کے صحن میں پڑی ڈش انٹینا کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہیں گرینیڈ لگنے سے شہید ہوئے۔ شہید مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بے انتہا خوبیوں کے مالک تھے۔ جمعہ کو جب دو بجے فون کیا تو انہوں نے کہا کہ خیریت سے ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ وہاں سے نکل آئیں تو انہوں نے کہا یہاں بہت لوگ پھنسے ہوئے ہیں میں ان کو چھوڑ کر نہیں آ سکتا۔ بچوں کی تربیت کے بارے میں خاص طور پر وقفِ نو بچوں کے بارے میں فکرمند رہتے تھے اور جماعتی ڈیوٹیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔

چوہدری محمد مالک صاحب چدھڑ شہید ابن مکرم چوہدری فتح محمد صاحب۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد گکھڑ منڈی کے رہنے والے تھے، وہاں سے گوجرانوالہ اور پھر لاہور شفٹ ہو گئے۔ ان کی پیدائش سے قبل ہی ان کے والد صاحب وفات پا گئے تھے۔ میٹرک میں پڑھتے تھے کہ والدہ نے بازو میں پہنی ہوئی سونے کی چوڑی اتار کر ہاتھ میں دے دی کہ جا کر پڑھو۔ مرّے کالج سیالکوٹ سے بی۔ اے کیا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل کی نوکری ملتی تھی لیکن نہیں کی بلکہ زمینداره کرتے رہے۔ اسی سے بچوں کو تعلیم دلوائی۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 93 سال تھی اور موصی بھی تھے۔ اب اس عمر میں جانا تو تھا ہی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ رتبہ عطا فرمایا۔ مسجد بیت النور میں ان کی شہادت ہوئی۔ اہلِ خانہ بتاتے ہیں کہ ان کو بڑھاپے کی وجہ سے بھولنے کی عادت تھی جس کی وجہ سے تقریباً سات آٹھ جمعے چھوڑے۔ اور 28 مئی کو جمعہ پر جانے کے لئے بہت ضد کر رہے تھے۔ ان کی بہو بتاتی ہیں کہ ان کو کہا گیا کہ باہر موسم ٹھیک نہیں ہے، آندھی چل رہی ہے اس لئے آپ جمعہ پر نہ جائیں۔ بچوں کی بھی یہی خواہش تھی کہ جمعہ پر نہ جائیں۔ لیکن نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تیار ہو کر گھر سے چلے گئے۔ عموماً مسجد کے صحن میں کرسی پر بیٹھ کر نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ ہمیشہ کی طرح سانحے کے روز بھی صحن میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور حملے کے

شروع میں ہی گولیاں لگنے سے شہادت ہوگئی۔ بہت امن پسند تھے کبھی کسی سے زیادتی نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب بہت شوق سے پڑھتے تھے اور گھر والوں کو بھی تلقین کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادے داؤد احمد صاحب بتاتے ہیں کہ جب میں نے ایم اے اکنامکس پاس کیا والد صاحب سے ملازمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے جواب دیا کہ میری نوکری کرلو۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا تم باقاعدہ دفتر کی طرح تیار ہوکر صبح نو بجے آنا، درمیان میں وقفہ بھی ہوگا اور شام پانچ بجے چھٹی ہوجایا کرے گی۔ اور یہاں میز پر بیٹھ جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتابیں پڑھا کرو اور اپنی نوکری سے جتنی تنخواہ ملنے کی تمہیں امید ہے اتنی تنخواہ تمہیں میں دے دیا کروں گا تو کتابیں پڑھوانے کے بعد پھر اس نوکری سے فارغ کیا۔ تو بچپن سے لے کر شادی تک بچوں کی اس طرح تربیت کی۔ اذان کے وقت سب بچوں کے دروازے کھٹکھٹاتے، اور جب تک انہیں اٹھا نہیں لیتے تھے نہیں چھوڑتے تھے۔ اور پھر وضو کرواکے گھر میں باجماعت نماز ادا ہوتی تھی۔ بچوں کی تربیت کے لئے انہیں کبھی بھی نہیں مارا۔ اور لڑکے کہتے ہیں کہ ہمیں بھی یہی فلسفہ سمجھاتے تھے کہ بچوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ یہی ان کی ہمدردی ہے۔ اور مار پیٹ سے تربیت نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ جب بھی رات کو میری آنکھ کھلتی میں نے رو رو کر ان کو اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ 1974ء میں لڑکے کہتے ہیں کہ ہم سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں تھے۔ حالات خراب ہونے پر کافی احمدی احباب ہمارے گھر جمع ہوگئے۔ اور ڈیڑھ دو ماہ ان کا کیمپ ہمارے گھر کے پاس تھا۔ چنانچہ ان سب کی بہت خدمت کی، بہت دیانتدار تھے۔ جھوٹ تو منہ سے نکلتا ہی نہیں تھا۔ ہمیشہ سچ بولا اور سچ کا ساتھ دیا اور سارے خاندان کی خود کہہ کر وصیت کروائی۔

شیخ ساجد نعیم صاحب شہید ابن مکرم شیخ امیر احمد صاحب۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد کا تعلق بھیرہ سے تھا۔ انہوں نے لاہور سے بی۔ اے کیا۔ راولپنڈی میں ایم سی بی بینک میں گریڈ تھرڈ کے افسر بھرتی ہوئے۔ اور 2003ء میں بطور مینیجر ریٹائرمنٹ لی۔ بچے چونکہ لاہور میں تھے اس لئے لاہور آ گئے۔ مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب امیر ضلع قصور کے برادرِ نسبتی تھے۔ شہید مرحوم مجلس انصار اللہ کے بہت ہی ذمہ دار رکن تھے۔ اور بطور نائب منتظم تعلیم القرآن خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 59 سال تھی۔ نظامِ وصیت میں شمولیت کے لئے درخواست دی ہوئی تھی۔ مسل نمبر مل چکا تھا۔ مسجد بیت النور میں ان کی شہادت ہوئی۔ نمازِ جمعہ کے لئے وقت سے پہلے ہی گھر سے نکل جاتے اور نماز بہت سنوار کر پڑھتے۔ عموماً اپنی جگہ بیت النور کے دوسرے ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فائرنگ شروع ہونے کے پندرہ بیس منٹ کے بعد اپنے بیٹے شہزاد نعیم کو فون کیا کہ تم ٹھیک ہو؟ وہ ٹھیک تھا اور بتایا کہ ہم لوگ مسجد میں ہی ہیں۔ دیگر ساتھیوں کے ساتھ ہال کے مین دروازے کو بند کیا اور اس کے آگے کھڑے رہے، کیونکہ اس دروازے کی کنڈی صحیح طرح نہیں لگ رہی تھی۔ اس وجہ سے ہال میں موجود اکثر لوگ بیسمینٹ میں جانے میں کامیاب ہوگئے۔ دہشتگرد کے اندھا دھند فائرنگ اور بعد میں گرینیڈ کے پھٹنے کی وجہ سے شہید ہوگئے۔ ایک بیٹے کی شادی اور ملازمت کی وجہ سے فکرمند تھے۔ اور اس دن بھی، جمعہ والے دن بیٹے کا انٹرویو دلوایا۔ اس سے سوال جواب پوچھے، کیسا ہوا؟ اور خوش تھے کہ انشاء اللہ نوکری مل جائے گی۔ اور پھر اللہ کے فضل سے یکم جون سے بیٹے کو نوکری مل بھی گئی۔ بیوی بچوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ سسرالی رشتوں اور دیگر رشتوں داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ نرم طبیعت اور اطاعت گزار تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔ بچوں کی ہر قسم کی ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے نے بتایا کہ محلے کے غیر احمدی یا غیر از جماعت دکاندار نے سانحہ کے بعد اتوار کو خواب میں دیکھا کہ شیخ صاحب کہہ رہے ہیں کہ پتہ نہیں میں یہاں کیسے پہنچا ہوں۔ لیکن بہت خوش ہوں اور مزے میں ہوں۔

مکرم سید لئیق احمد صاحب شہید ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب۔ شہید کے والد محترم کا تعلق رانچی ضلع بہار، بھارت سے تھا۔ علیگڑھ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ تھے، یونیورسٹی میں ایک احمدی سٹوڈنٹ سے ملاقات ہوئی جس نے ان کے والد کو کہا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے ہیں اور امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں۔ تو شہید کے والد نے محی الدین صاحب نے غصے میں اس احمدی سٹوڈنٹ کا سر پھاڑ دیا۔ بعد میں شرمندگی بھی ہوئی، پھر کچھ کتابیں پڑھیں تو مولوی ثناء اللہ امرتسری سے رابطہ کیا۔ اس نے گالیوں سے بھری ہوئی کتابیں ان کو بھیج دیں۔ یہ دیکھ کر ان کو غصہ آیا اور کہا کہ میں نے ان سے مسائل پوچھے ہیں اور یہ گالیاں سکھا رہے ہیں۔ چنانچہ احمدیت کی طرف مائل ہوئے اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوگئے۔ یہ مُلّاں کی عادت جو ہمیشہ سے ہے آج تک بھی یہی قائم ہے۔ اب پوچھنے پر یہ گالیوں کا لٹریچر نہیں بھیجتے بلکہ ٹی وی پہ بیٹھ کے جماعت کے خلاف جو منہ میں آتا ہے بکتے چلے جاتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بڑی دریدہ دہنی کرتے ہیں۔ بہرحال اس سے لوگوں کو توجہ بھی پیدا ہوتی ہے، اسی طرح ان کو توجہ پیدا ہوئی۔ شہید تو پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے والد وکیل تھے، پھر انجمن کے ممبر بھی تھے۔ رانچی میں انہوں نے میٹرک کیا اور میٹرک فرسٹ ڈویژن میں کیا تو والد بہت خوش ہوئے۔ پھر پٹنہ یونیورسٹی سے ایم اے انگلش کیا۔ پارٹیشن کے بعد یہ لاہور آ گئے اور 1969ء میں ایم سی بی جوائن کیا۔ 1997ء میں بینک مینیجر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ایم سی بی بینک میں کام کرتے رہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 72 سال تھی۔ اور نظامِ وصیت میں شامل تھے۔ مسجد میں آتے ہی سنتیں ادا کیں۔ مربی صاحب سے ایک صف پیچھے بیٹھ گئے۔ اور ساتھ بیٹھے بزرگ مکرم مبارک احمد صاحب کے ماتھے پر گولی لگی تو ان کو تسلی دیتے رہے۔ اسی دوران دہشتگرد کی گولیوں کا نشانہ بنے اور زخمی ہوگئے، اٹھنے کی بہت کوشش کی لیکن اٹھ نہیں سکے۔ سامنے سے گولی نہیں لگی تھی البتہ ریڑھ کی ہڈی میں گولی لگی اور وہیں شہید ہوگئے۔ بہت دھیمی طبیعت کے مالک تھے۔ لیکن اگر کوئی شخص جماعت یا بزرگانِ سلسلہ کے متعلق کوئی بات کرتا تو ان کو ہرگز برداشت نہیں کرتے تھے۔ کم گو تھے لیکن اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفائے سلسلہ کا ذکر چھیڑ دیتا تو گھنٹوں ان سے باتیں کرتے رہتے تھے۔ جماعت سے خاموش لیکن گہری وابستگی تھی اور عشق کی حد تک پیار تھا۔ سب بچوں کو تکلیف کے باوجود پڑھایا۔ بچے ڈاکٹر بنے۔ ایک کو آئی ٹی میں تعلیم دلوائی۔ اور ایک بیٹی کو فرنچ میں ایم اے کروایا۔ سب بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے اچھے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں اہلِ خانہ لکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کا خاص طور پر بڑا خیال رکھتے تھے اور یہی وجہ تھی جس نے اولاد میں نماز کی محبت پیدا کی۔ ایک دفعہ ایک بار ان کی اہلیہ بہت بیمار ہوگئیں اور انہیں ہسپتال داخل کروانا پڑا اور جمعہ کا وقت ہوگیا تو یہ سیدھے وہیں سے مسجد چلے گئے۔ یہ نہ سوچا کہ واپس آؤں گا تو اہلیہ زندہ بھی ہوں گی کہ نہیں۔ وہ کافی شدید بیمار تھیں۔

محمد اشرف بھلر صاحب شہید ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد رکھ شیخ ضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا مکرم چوہدری سکندر احمد صاحب احمدی ہوئے تھے۔ چوہدری فتح محمد صاحب سابق نائب امیر ضلع لاہور کے تایا تھے آباؤ اجداد کی زرعی زمین تھی، کھیتی باڑی کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے بعد رائے ونڈ میں اینٹوں کا بھٹّہ بنا لیا۔ تعلیم صرف پرائمری تھی۔ 2004ء میں عمرہ کرنے کے لئے بھی گئے اور سب بھائیوں کو جماعتی کام کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 47 سال تھی۔ گھر کے واحد کفیل تھے۔ ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں ان کی شہادت ہوئی۔ جمعہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز بھی مسجد بیت النور کے ہال میں تھے۔ ہال کا چھوٹا دروازہ بند کر کے کمر دروازے کے ساتھ لگا کر اس کے آگے کھڑے ہوگئے۔ دہشت گرد باہر سے زور لگاتا رہا لیکن دروازہ نہیں کھولنے دیا۔ تو دہشت گرد نے باہر سے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے ان کی کمر چھلنی ہوگئی اور موقع پر شہید ہوگئے۔ دروازہ توڑنے کے لئے جو گولیوں کی بوچھاڑ کی تو ان کو لگتی رہیں۔ دعوتِ الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اپنے علاقے میں اپنی شرافت اور ایمانداری کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ بعض غیر از جماعت بھی ان کی نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے۔ اور 30 مئی کو نوائے وقت اخبار میں خبر آئی کہ مولویوں کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ جنہوں نے بھی (غیر احمدیوں نے) ان کا جنازہ پڑھا ہے ان کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ اور یہ خبر ایکسپریس ٹی وی پر بھی چلتی رہی۔ جنازہ پڑھنا تو بڑی بات ہے یہ مولوی تو جنہوں نے تعزیت کی ہے اور ہمدردی کی ہے ان کے بھی نکاح توڑ کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ گھر والے کہتے ہیں کہ عمرہ ادا کرنے کے بعد تہجد کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ ہوگئے تھے۔ قرآنِ کریم پڑھنے کی بھی روزانہ تلقین کرتے تھے۔ اپنے بچوں کو بھی کہتے تھے کہ قرآنِ کریم روزانہ پڑھو۔ چاہے ایک لائن پڑھو اور پھر ترجمہ پڑھو، کیونکہ اس کے بغیر کوئی فائدہ نہیں۔

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب شہید ابن مکرم عبدالمجید صاحب شہید لاہور کے رہنے والے تھے۔ ان کی دادی محترمہ قادیان کی تھیں۔ ان کے والد محترم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیعت کی۔ یہ ایک بینک میں ٹائپسٹ کے طور پر بھرتی ہوئے اور اس سروس کے دوران پہلے بی اے کیا۔ پھر ایم اے کیا۔ اور بینک کے مختلف کورسز بھی کئے اور بینک میں ہی ترقی کرتے کرتے اس وقت نیشنل بنک میں وائس پریذیڈنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اور سینیئر پریذیڈنٹ کی پروموشن بھی ان کی ڈیو (Due) تھی۔ بینک کے بیسٹ ایمپلائی (Best Employee) ہونے کا ان کو کیش پرائز بھی ملا۔ یہ مولانا دوست محمد شاہد مرحوم مؤرخ احمدیت کے داماد تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 57 سال تھی۔ بطور نائب قائد اور ناظم تعلیم حلقہ دارالذکر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ سانحہ والے روز نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے اپنے دونوں بیٹوں کے ہمراہ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں آئے اور خود مین ہال میں پیچھے بیٹھ گئے اور دونوں بیٹے دوسرے ہال میں بیٹھ گئے۔ جب دہشتگرد نے اپنی کارروائی شروع کی اور مربی صاحب نے دعا کے لئے کہا تو انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی شروع کر دی۔ دعا کے دوران ہی ایک گولی ان کے بائیں بازو میں لگی اور دوسری دل کے پاس، جس سے موقع پر ہی ان کی شہادت ہوگئی۔ بہت ہمدرد انسان تھے۔ بینک میں اپنے لیول کے آفیسر سے اتنی دوستی نہیں تھی جتنی کہ ان کی اپنے ماتحت ورکر سے دوستی تھی۔ اپنے گھر میں نماز سینٹر بنایا ہوا تھا۔ اور پہلی منزل صرف نماز سینٹر کے لئے ہی تعمیر کروائی تھی۔ خلافت سے بہت عشق تھا۔ ان کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ جماعتی کام سے واپس آتے ہوئے اگر رات کے تین بج جاتے تو ہمیں کچھ نہیں کہتے تھے۔ لیکن اگر کسی اور کام سے ہم گھر سے باہر جاتے اور عشاء کی نماز سے لیٹ واپسی ہوتی تو بڑی ڈانٹ پڑا کرتی تھی۔ سخاوت ان کی زندگی کا ایک بڑا خُلق تھا۔ لوگوں کو بڑی بڑی چیزیں مفت بھی دے دیا کرتے تھے۔ مربیان سلسلہ سے بہت لگاؤ ہوتا۔ ان کی بہت عزت کرتے تھے اور مہمان نوازی کرتے تھے۔ جہاں بھی گھر لیا حلقے کا مرکز اور سینٹر اپنے گھر کو ہی بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ بہت ملنسار تھے۔

مکرم انیس احمد صاحب شہید ولد مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب۔ شہید مرحوم کا خاندان ضلع فیصل آباد سے تھا جہاں سے بعد میں لاہور شفٹ ہوگئے۔ میٹرک کی تعلیم کے بعد کمپیوٹر ہارڈ ویئر کا کام کرتے تھے۔ گلبرگ میں ان کا آفس تھا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 35 سال تھی۔ نظامِ وصیت میں شامل تھے۔ مسجد

دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے عموماً ماڈل ٹاؤن جایا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز کسی کام سے نکلے اور نمازِ جمعہ کے لئے مسجد دارالذکر چلے گئے۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ محراب کے قریب ہی بیٹھے تھے۔ فائرنگ شروع ہوگئی تو والد صاحب نے چھپنے کے لئے کہا تو جواباً کہا کہ آپ چھپ جائیں میں ادھر لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور اس دوران دہشتگرد کی گولیوں سے شہید ہوگئے۔ بیوی بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اسی طرح والد صاحب کی بہت اطاعت کرتے تھے۔ سسرالی رشتے داروں سے بھی بھائیوں جیسا تعلق تھا۔ خدمتِ خلق کا بہت شوق تھا۔ ایک جگہ کسی احمدی دوست کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تو اس وقت فوری طور پر خون نہیں مل رہا تھا اپنا خون بھی دیا اور پھر اس نے علاج کے لئے قرض کے طور پر پانچ ہزار یا جتنے بھی پیسے مانگے تو وہ دے دیے اور قرض واپس بھی نہیں لیا۔ اپنے بیٹے کو باقاعدگی سے قرآن کلاس کے لئے بھجواتے تھے۔ اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اس سانحے میں ان کے چھوٹے بھائی مکرم منور احمد صاحب بھی شہید ہوگئے ہیں۔

مکرم منور احمد صاحب شہید ابن مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب۔ اپنے بھائی کی طرح ان کا تعلق بھی فیصل آباد سے تھا۔ پیدائشی احمدی تھے، لیکن کچھ عرصہ شیعہ عقائد کی طرف مائل رہے، کیونکہ انہوں نے اپنی نانی جو ذاکرہ تھیں، ان کے پاس پرورش پائی تھی۔ پھر یہ ذاکر اور پیر بن گئے تھے۔ اور اسی دوران انہوں نے خواب میں حضرت امام حسینؓ اور حضرت علیؓ کو دیکھا۔ وہ آئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کے بارے میں ان کو بتایا تو دوبارہ انہوں نے بیعت کرلی اور بڑے فعال کارکن تھے۔ فطرت نیک تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی رہنمائی فرمادی۔ احمدیت کا بہت علم تھا، بہت تبلیغ کرتے تھے، انہوں نے بہت ساری بیعتیں بھی کروائیں۔ دعوتِ الی اللہ کے شیدائی تھے۔ بڑے بڑے مولویوں کو لاجواب کردیتے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 30 سال تھی۔ بطور نائب ناظم اصلاح وارشاد خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ دارالذکر میں نماز جمعہ کے وقت حملے کے وقت یہ بیرونی گیٹ سے فائرنگ کی آواز آئی۔ تو یہ نہایت پھرتی سے کرالنگ (Crawling) کرتے ہوئے باہر نکلے اور جلدی سے واپس آکر مین ہال کی طرف جانے والے اندرونی گیٹ کو بند کیا اور ہال کے مین گیٹ میں دروازے بند کروائے۔ حملے کے دوران مسلسل فون سے گھر رابطہ رکھا اور اپنے چچا سے دعا کے لئے کہتے رہے اور کہا کہ میں اوپر جارہا ہوں میرے لئے دعا کریں۔ ایک عینی شاہد دوست نے بتایا کہ حملہ کے شروع میں ہی ہال کے اندر آئے اور زور سے آوازیں دینی شروع کردیں کہ اگر کسی کے پاس اسلحہ ہے تو مجھے دو کیونکہ دہشتگرد اندر آگئے ہیں۔ (وہاں لوگ مسجد میں نمازیں پڑھنے آئے تھے، اسلحہ لے کر تو نہیں آئے تھے) اس کے بعد جب اندر فائرنگ سے لوگ زخمی ہوئے اور جب دہشتگرد ہال سے اوپر گئے تو یہ موقع پاکر بڑی پھرتی سے کرالنگ (Crawling) کرتے ہوئے زخمی بزرگان کو پانی پلاتے رہے۔ پولیس اور انتظامیہ یہی اعتراض کررہی ہے نہ کہ آپ لوگ کیوں نہیں اسلحہ لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غیر احمدیوں کا مقام ہے کہ وہ لے کر بیٹھ سکتے ہیں لیکن احمدی نہیں۔ یا پولیس بالکل ہاتھ اٹھالے اور کہہ دے کہ اپنی حفاظت کا خود انتظام کریں۔ بہرحال مسلسل موقع کی تلاش میں رہے کہ دہشتگرد کو پکڑیں۔ بالآخر موقع پاکر نہایت بہادری سے دہشتگرد کو پکڑا جس کی وجہ سے دہشتگرد نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑالیا۔ دھماکے کی وجہ سے یہ بھی شہید ہوگئے۔ ان کو شروع میں معلوم ہوچکا تھا کہ ان کے بھائی مکرم انیس احمد صاحب شہید ہوچکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بڑی بہادری سے لوگوں کی مدد کرتے رہے۔ ان کے گھر بڑے عرصے سے باہر منافرت پھیلانے والے اشتہارات اور پوسٹر چسپاں تھے۔ اس سے پہلے بھی غیر از جماعت انتشار پسند ایسی کارروائیاں کرتے رہتے تھے بچوں کے ذریعے سے ہی کام کرواتے ہیں۔ لیکن شہید مرحوم نے پوسٹر لگانے والے بچوں کو بڑے پیار اور اخلاق سے سمجھایا اور بچوں کو اثر بھی ہوگیا ان کو سمجھ بھی آگئی۔ لیکن پھر وہ بڑوں کے کہنے پر مجبور تھے، لگا جایا کرتے تھے۔ ان کے ناظم اصلاح وارشاد صاحب ضلع منور احمد صاحب نے بتایا کہ سانحہ سے تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ قبل انہوں نے اپنی ایک خواب مجھے بتائی۔ خواب میں ان کی وفات یافتہ والدہ ملی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے تمہارا کمرہ تیار کرلیا ہے، میں تمہیں بلالوں گی۔ حافظ مظفر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ اپنے عزیزوں کو پہلے ہی بتادیا تھا بلکہ پچھلے سال شادی ہوئی ہے تو اپنی بیوی کو بھی پہلے دن ہی کہہ دیا کہ میں نے تو شہید ہوجانا ہے، اس لئے میرے شہید ہوجانے کے بعد کوئی واویلا نہ کرنا۔

ایک شہید ہیں مکرم سعید احمد طاہر صاحب ولد مکرم صوفی منیر احمد صاحب۔ ان کا میں آج جنازہ غائب بھی پڑھوں گا۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد ضلع کرنال بھارت کے رہنے والے تھے۔ ان کے پڑدادا حضرت رمضان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ ہجرت کے بعد تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔ ان کا خاندان لاہور میں مقیم تھا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 37 سال تھی۔ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں شہید ہوئے۔ سانحہ کے روز کام سے سیدھے جمعہ پڑھنے چلے گئے۔ مسجد بیت النور میں ان کے پہنچنے سے پہلے مسجد میں فائرنگ شروع ہوچکی تھی۔ دو دہشتگرد جو موٹر سائیکل پر ماڈل ٹاؤن آئے تھے، اپنی موٹر سائیکل پھینک کر گیٹ پر فائرنگ کرتے ہوئے داخل ہوگئے تھے۔ چند سیکنڈ بعد موٹر سائیکل پھٹ گیا۔ یہ اس کے قریب تھے اس کی وجہ سے ان کو آگ لگ گئی اور جسم جھلس گیا۔ آٹھ دن یہ ہسپتال میں رہے ہیں لیکن جانبر نہ ہوسکے اور 5 جون کو جامِ شہادت نوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ شہادت سے ایک دن پہلے انہوں نے اپنی بہن کو گاؤں فون کیا کہ گوشت کی دیگ پکوا کر تقسیم کردو۔ انہوں نے خواب دیکھی تھی، بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی، اور پھر جمعہ والے دن بچوں کو پیار کیا اور جلدی جلدی تیار ہوکر کام کے لئے نکل گئے اور اس کے بعد پھر جمعہ پڑھنے مسجد نور چلے گئے۔ مرحوم کی بیوہ نے چند ڈائریاں دکھائی ہیں جن میں کئی مقامات پر یہ لکھا تھا کہ شہادت میری آرزو ہے۔ انشاء اللہ۔ ڈائری میں ایک اور جگہ تحریر ہے کہ اے اللہ! شہادت نصیب فرما۔ یہ گردن تیری راہ میں کٹے۔ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے تیری راہ میں ہوویں۔ پیارے حبیب کے صدقے میرے مولیٰ میری یہ دعا قبول فرما۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول بھی کرلی۔ 30 نومبر 2000ء کو انہوں نے ڈائری میں یہ الفاظ لکھے تھے۔ ڈائری میں نمازوں کی ادائیگی، جمعہ کی ادائیگی، خطبہ جمعہ کا مختصر خلاصہ اور نوٹس، چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کا جا بجا ذکر ملتا ہے۔ اور چونکہ تخت ہزارہ کے رہنے والے تھے، وہاں کچھ سال پہلے چار پانچ شہید ہوئے تھے ان کے لئے دعا کی تحریک کا بھی ذکر ملتا ہے۔ والدین اور رشتے داروں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ غرباء کو صدقہ دیتے تھے۔ بہت ہنس مکھ تھے، بہت پیار کرنے والے تھے۔ ماں باپ، بہن بھائی، اہلیہ سب کا خیال رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک ڈبہ رکھا ہوا تھا جس میں روزانہ کچھ رقم ڈال دیتے تھے۔ اور جب گاؤں جاتے تھے تو وہاں مستحقین میں یہ رقم تقسیم کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ تمام شہداء جو ہیں ان کے درجات بلند فرمائے۔ یہ تمام شہداء قسم قسم کی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں اور ان کی نیک خواہشات اپنے بیوی بچوں اور نسلوں کے لئے قبول فرمائے۔ سب (پسماندگان) کو صبر اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب یہ ذکرِ خیر تو ابھی آئندہ بھی چلے گا۔

اس کے علاوہ آج کی جنازہ غائب میں ایک اور جنازہ غائب میں پڑھاؤں گا جو مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب واقفِ زندگی کا ہے، جو مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان کے بیٹے تھے، خود بھی درویش تھے، (مطلب قادیان میں ہی تھے) 13 جون 2010ء کو 53 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ 30 سال تک مختلف جماعتی عہدوں پر احسن رنگ میں خدمت انجام دیتے رہے۔ ابتدا میں نائب ناظم وقفِ جدید تھے۔ پھر نائب ناظم بیت المال آمد، نائب ناظر نشر و اشاعت رہے۔ 1995ء میں ناظر بیت المال خرچ مقرر ہوئے اور تا وفات اسی عہدے پر فائز رہے۔ اس کے علاوہ آٹھ سال تک ناظر تعلیم کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔ چھ سال تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور پھر نائب صدر مجلس انصار اللہ انڈیا بھی رہے۔ 1993ء میں افسر جلسہ سالانہ قادیان مقرر ہوئے اور نہایت عمدگی سے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ 2005ء میں جب مَیں قادیان گیا ہوں تو اس وقت بھی یہی افسر جلسہ سالانہ تھے۔ اور بڑی ہمت اور محنت سے انہوں نے اس سارے نظام کو سنبھالا۔ باوجود اس کے کہ بلڈ پریشر وغیرہ کی وجہ سے ان کی طبیعت میں لگتا تھا کہ کچھ آثار بیماری کے نظر آرہے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دور میں بھی اور ان کے بعد بھی کئی مرتبہ ان کو قائمقام ناظرِ اعلیٰ خدمت کی توفیق ملی۔ اور میاں صاحب کی وفات کے بعد تو میں نے ان کو نائب امیر مقامی بھی مقرر کیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ انجمن تحریکِ جدید، انجمن وقفِ جدید اور مجلس کارپرداز کے بھی ممبر تھے۔ صدر فنانس کمیٹی تھے۔ اسی طرح نور ہسپتال کی کمیٹی کے صدر تھے۔ مختلف خدمات بجالاتے رہے۔ انہوں نے اردو میں ایم اے کرنے کے بعد گرونانک یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ تہجد اور نمازوں کے بڑے پابند، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ اور انہوں نے اپنی اہلیہ کو بتادیا تھا کہ لگتا ہے میرا وقت قریب ہے تو اس لئے تیار رہنا۔ پہلے ان کے گردوں اور پھیپھڑوں میں انفیکشن ہوگیا۔ پہلے گردے ان کے خراب ہوئے۔ لمبا عرصہ ڈائیلسز میں رہے۔ پھر گردہ تبدیل بھی ہوگیا لیکن حالت سنبھل نہیں سکی۔ لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے بڑی لمبی بیماری انہوں نے کاٹی ہے۔ آخر میں پھیپھڑوں میں انفیکشن ہوگیا۔ میں نے بھی ان کو ہمیشہ جیسا کہ میں نے کہا ہے ہنستے مسکراتے دیکھا ہے۔ 1991ء میں مَیں نے بھی ان کے ساتھ جلسہ سالانہ پر عام کارکن کی حیثیت سے ڈیوٹی دی ہے۔ اس وقت بھی میں دیکھتا تھا، بعد میں اپنے وقت میں بھی میں نے دیکھا کہ خلافت کے لئے ان کی آنکھوں سے بھی ایک خاص محبت اور پیار ٹپکتا تھا۔ بڑی محنت سے ڈیوٹی دیتے تھے۔ اور افسران کے سامنے ہمیشہ مؤدب رہے اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتے رہے۔ بلکہ بعض دفعہ 1991ء میں ڈیوٹی کے دوران مجھے احساس ہوتا تھا کہ افسر بعض دفعہ ان سے زیادتی کر جاتے ہیں لیکن کبھی ان کے ماتھے پر بل نہیں آیا۔ مسکراتے ہوئے، کامل اطاعت کے ساتھ افسر کا حکم مانتے تھے۔ اور غلطی نہ بھی ہوئی تو یہ نہیں کہا کہ نہیں میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

5 جون کو لاہور والوں میں سے جو ایک شہید ہوئے ہیں، اُن کا اور ان کا نمازِ جنازہ غائب جمعہ کے بعد ادا ہوگا۔

☆☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

درود شریف کے ساتھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گہرا اور والہانہ تعلق

(مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال ۔ کیرلہ)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (۳۳:۵۷)

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے مؤمنو! تم بھی اسی نبی پر درود بھیجتے رہا کرو۔ یہ حکم امت محمدیہ کے ہر فرد پر واجب ہے لیکن آپ کی اُمت میں ایک ایسا وجود بھی تھا جو اس حکم کا افضل اور اولیٰ مخاطب تھا۔ وہ مسیح موعود اور مہدی موعود کا بابرکت وجود تھا جس نے اس حکم کا حقیقی حق ادا کرنا تھا۔ جس نے اپنے وجود کو درود شریف کی گہرائیوں میں گم کر دینا تھا جس نے یہ برکت درود شریف کے ذریعہ حاصل کرنی تھی جس نے اپنے قول اپنے عمل اور اپنی تحریر سے درود شریف کی برکات کو دنیا میں پھیلانا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب کا تعلق:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس عاشق صادق کو چودہ سو سال پہلے ہی پہچان لیا تھا اور اس کی آمد کی خبر دی تھی، اپنی اُمت کو آگاہ کیا تھا کہ وہ میرا محبوب اور مجھ سے سب سے زیادہ پیار کرنے والا اور مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا عنقریب آنے والا ہے۔ آپؐ نے بتا دیا کہ اگر میں محمدؐ ہوں تو وہ احمد ہے۔ اگر میں سورج ہوں تو وہ چاند ہے۔ اگر میں اوّل ہوں تو وہ آخر ہے۔ اگر میں ہادی ہوں تو وہ مہدی ہے اگر میں موسیٰ ہوں تو وہ عیسیٰ ہے۔ اگر میں اصل ہوں تو وہ میرا ظل (سایہ) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں بطور خاص اس کو سلام پہنچانے کیلئے چنا اور فرمایا کہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر بھی اس تک میرا سلام پہچانا اور اس کی بیعت کرنا۔ ایسا ہی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی یگانگت اور اپنا پیار ظاہر کرنے کیلئے فرمایا کہ موعود مہدی میرے ساتھ میری ہی قبر میں دفن ہوگا اور قیامت کے روز ہم دونوں ایک ہی قبر سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے آپ کو اپنے آقا کی محبت میں گم کر دیا تھا۔ اپنے وجود کو کلیۃً مٹا دیا تھا۔ آپ میں اور آپ کے آقا میں کوئی دوئی باقی نہ رہی تھی۔ بقول شاعر

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق اور محبت کے تمام مراحل آپ نے ایسے عمدہ رنگ میں طے کئے کہ اس میں کوئی کمی رہنے نہ دی۔ چنانچہ آپؑ خود فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشق محمد مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی میں خدا تعالیٰ کی محبت کے بعد اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ایسا کھویا گیا ہوں کہ اگر کوئی اس کو کفر کہتا ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

درود شریف سے گھرا تعلق:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعلیٰ مقصد کے حصول کیلئے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قربان کر دیا تھا اور اپنی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور ہر اس عمل کو اپنے لئے واجب کر لیا تھا جس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے فیض حاصل کرنا ممکن ہو اور بموجب حکم الٰہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اگر تم خدا کی محبت کے خواہاں ہو تو کہدو کہ میری اطاعت کرو۔ چنانچہ آپؑ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو اپنے لئے حرزِ جان بنا لیا تھا اور آپ نے معلوم کر لیا تھا کہ آپؐ سے قربت اور آپؐ کی کامل اتباع کا بہترین ذریعہ درود شریف کی کثرت ہے پھر کیا تھا......؟ آپ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے درود شریف میں گم ہو جاتے۔ محمدؐ کے نام کو آپ نے اپنے وجود کا حصہ بنا لیا تھا۔

آپ کی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ سوتے ہوئے بھی جب بھی آپ کروٹ بدلتے تو آپ کی زبان پر سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہِ العظیم۔ اللھم صلِّ علیٰ محمد واٰل محمد جاری رہتا اور آپ مجھ سے بھی ایسا کرنے کیلئے نصیحت فرماتے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

ربط ہے جانِ محمد سے مری جان کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درود شریف کے ساتھ ایک گہرا رشتہ اور تعلق تھا۔ آپ کی جسمانی اور روحانی زندگی درود کے ساتھ وابستہ تھی۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

بیماری سے شفایابی:

ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اب دنیا سے گزر بھی گئے، دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اس دن بکلّی حالت یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔

تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کیلئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صلّ علی محمد واٰل محمد۔

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی دریا کا پانی معہ ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اور اُس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلّی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۳۷۔۳۸)

اسی طرح درود شریف کی برکت سے آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک نئی زندگی عطا کی اور اس واقعہ نے آپ کی زندگی کی کایا پلٹ دی۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

اِنّی لَقَدْ اُحییْتُ مِنْ اِحیائِہٖ
وَاھاً لِا عجازٍ فَمَا أحْیانِیْ

یعنی بے شک میں آپ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ہی معجزانہ رنگ میں مجھ کو زندگی عطا کی گئی ہے اور کیا ہی خوب آپ نے مجھے زندہ کیا ہے۔

درود بھیجنے کا حکم:

خدا تعالیٰ نے متعدد بار آپ پر یہ الہام کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجیں۔ گویا آپ کو ایسی بات کا حکم دیا جو آپ کو پہلے سے بہت مرغوب تھا اور پسندیدہ تھا تا کہ اس حکم کی تعمیل کے نتیجہ میں آپ کو ثواب بھی حاصل ہو اور آپ کے درجات بھی بلند ہوں۔

چنانچہ الہام ہوا "صل علی محمد واٰل محمد سید ولد ادم و خاتم النبین" یعنی درود بھیج محمد اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۲)

پھر کیا تھا......! درود شریف آپ کے جسم کی اور روح کی غذا بن گئی آپ اس بات کو نہایت پیارے انداز میں یوں بیان کرتے ہیں:

"میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضاء کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل مَیں ہوں"۔

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۔۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک صحابی کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ درود شریف پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں...... بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے جو شخص ذاتی محبت سے کسی کیلئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعوہ، پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے"۔

(مکتوبات احمدیہ ۲۴۔۲۵)

(بحوالہ رسالہ درود شریف مصنفہ مولانا محمد اسماعیل صاحب صفحہ ۳۶)

یہی بات حدیث شریف میں یوں مروی ہے:۔

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اس روز کے خطرات اور اس کے ہولناک مواقع میں تم میں سے سب سے زیادہ ان سے محفوظ وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود زیادہ بھیجا ہوگا۔ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ کا اور اس کے ملائکہ کا درود بھیجنا ہی کافی تھا۔ یہ تو تمہیں

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

اللہ تعالیٰ نے ثواب پانے کا موقع دیا ہے‘‘ (درمنثور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ درود شریف پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے۔ وابتغوا الیہ الوسیلۃ (حقیقۃ الوحی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

کثرت درود کا معجزہ:

’’ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اُس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل میں نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وسلم‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم بحوالہ شرح القصیدہ صفحہ ۱۶۹ مصنف مولانا جلال الدین شمس رحمہ)

برکتوں کا سرچشمہ:

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو کچھ ملا وہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ آپ نے جو کچھ پایا درود شریف سے پایا چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام پر الہام ہوا۔

کُل برکۃٍ مِنْ مُحمَّد صلی اللہ علیہ وسلّم فتبارک مَنْ عَلَّمَ وَتعَلَّمَ۔

(حقیقۃ الوحی)

یعنی ہر برکت جو تجھے ملی وہ تیرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملی ہے۔ بہت ہی برکت والا ہے وہ وجود جس نے مجھے سکھایا اور بہت ہی برکت والا ہے تیرا وجود جس نے اس پاک نبی سے سیکھا۔ اس بات کو آپؑ اپنے ایک منظوم کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں رواں یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

شرط اعظم احیاء دین:

تجدید دینِ اسلام کے لئے ایک ایسے ہی شخص کی ضرورت تھی جس کی رگ رگ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سرایت کی گئی ہو اور جس کے انگ انگ میں آپ کا عشق سمایا ہوا اور جس کا ہر سانس درود شریف میں ڈھل گیا ہو۔ چنانچہ انہی خوبیوں کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احیاء دین اسلام کیلئے مامور فرمایا۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

’’ مجھے ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کیلئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ میں شخص محی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہیں۔ اس اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذا رَجلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے مطلب یہ تھا شرط اعظم اس عہدے کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں مستحق ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ نمبر ۵۰۲)

درود شریف آپ تک پہنچایا جاتا ہے:

جہاں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مؤمنوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا تھا وہاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمانوں کو درود شریف کی برکات اور افادیت سے بھی خوب آگاہ فرمایا تھا، حدیث میں ہے:

’’ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو کوئی دعا اپنے لئے نہیں کرتا بلکہ صرف آپ پر درود پڑھ کر آپ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اور کوئی دعا کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی کیونکہ جو انسان میرے لئے دعا کرے گا اور مجھ پر درود بھیجے گا۔ خدا اس کے سارے کام خود کر دے گا۔

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ جو شخص میری قبر پر آ کر مجھ پر درود بھیجے گا۔ میں اسے سنوں گا‘‘

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ جمعہ کے روز کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو جو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ نیز فرمایا جو جتنا زیادہ درود مجھ پر بھیجے گا اسی قدر اُسے مجھ سے قرب نصیب ہوگا اور اسی قدر اس کا مقام مجھ سے قریب ہوگا۔

عرشِ محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سید و مطاع اور اپنے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد کو خوب سمجھا تھا اور نہ صرف سمجھا اور اس پر عمل کیا بلکہ اپنی جماعت کو کثرت سے درود بھیجنے کی تلقین بھی فرمائی۔ ۱۴۰۰ سال میں کسی نے بھی اس رنگ میں درود کی برکات کو سمجھا اور نہ اس کا عرفان حاصل کیا جیسا کہ آپ نے عرفان حاصل کیا۔

آپؑ فرماتے ہیں ’’ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر اُن کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بغیر وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو‘‘۔ (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو تحریر کئے گئے ایک خط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ درود شریف بہت پڑھا کریں کہ وہی ہدیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچتا ہے‘‘۔

(خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۸ء)

ایک اور صحابی محترم قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو تحریر فرماتے ہیں: درود شریف بہت پڑھیں تا کہ اس کے برکات آپ پر نازل ہوں۔

’’ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے تو وہ اٹھ کر استغفار، و درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔‘‘

(ڈائری یکم نومبر ۱۹۰۳ء بحوالہ البدر جلد ۲ نمبر ۴۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’ اے پیارے خدا اِس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبیؐ کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللھم صلّ وسلم وبارک علیہ واصحابہ اجمعین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸ بحوالہ شانِ رسول عربی صفحہ ۵۴)

زندہ نبیؐ:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ اور کسی کیلئے خدا نے چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا‘‘۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

آپؑ فرماتے ہیں:

قَدْ مَاتَ عیسیٰ مُطْرِقاونَبِیُّناَ
حَیٌّ وَ ربّی اِنَّہٗ وَافَانِیْ۔

یعنی حضرت عیسیؑ تو سر جھکائے وفات پا گئے اور ہمارے نبیؐ زندہ ہیں اور مجھے میرے رب کی قسم! آپ نے مجھ سے بارہا ملاقات کی ہے‘‘۔

(۲۵ جون ۱۸۹۲ء)

ایک موقع پر آپ فرماتے ہیں:

’’ ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں‘‘۔ (تریاق القلوب)

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ سے ایک بڑے عالم نے دریافت کیا۔ آپ تو ہندوستان کے بڑے جید عالم ہیں آپ کو مرزا غلام احمد صاحب کی بیعت کرنے کی ضرورت کیوں پڑی تو آپ نے فرمایا: مجھے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہوا کرتی تھی لیکن حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد مجھے عین بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو زندہ خدا اور زندہ نبی اور زندہ کتاب کا تصور دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسلام کی تاریخ میں ایسا واضح تصور کسی نے پیش نہیں کیا۔ آپ نے اس کیلئے مضبوط دلائل اور ثبوت مہیا فرمائے۔ ساری دنیا کو مقابلہ کی دعوت دی اور معجزات اور نشان نمائی کا چیلنج دیا۔

شرائط بیعت اور درود شریف:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجدید دین اور احیاء اسلام کی غرض سے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو جماعت قائم فرمائی، اس جماعت میں شامل ہونے کیلئے جو دس شرائط مقرر کئے۔ اس میں تیسرے نمبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مداوت اختیار کرنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

ایک عربی قصیدہ میں اپنے پیارے نبیؐ کو مخاطب کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں

انی اموتُ ولا تموتُ محبتی
یدریٰ بذکرک فی التُرابِ ندائی

یعنی میں تو مرجاؤں گا مگر اے میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری محبت جو تجھ سے ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی اور کبھی ختم نہیں ہوگی بلکہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گی یہاں تک میری قبر سے بھی تیرے ہی درد کی آواز آئے گی۔

چنانچہ آپؐ پر درود بھیجنے کا سلسلہ آپ نے اپنی آخری سانس تک جاری رکھا اور پیچھے ایک ایسی جماعت چھوڑی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والی جماعت ہے جو آپؐ پر ہمیشہ درود بھیجنے والی جماعت ہے۔ ایسا ہی آپ نے اپنے بعد خلافت کا نظام بھی قائم فرمایا۔ اور آپ کے خلفاء کرام نے بھی درود شریف پڑھتے رہنے کے بارے میں جماعت کو ہمیشہ نصیحت فرمائی۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی عنہ فرماتے ہیں:۔

اسلام میں پچاس جگہ درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بعض موقع تو عام میسر نہیں ہوتے جیسے (حج وغیرہ موقع پر) ...... بعض میسر ہو سکتے ہیں مثلاً نماز کے آخری التحیات میں، دعائے قنوت کے آخر میں وصلی اللہ علیہ النبی۔ پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے۔ صلوٰۃ جنازہ میں خطبہ عید و خطبہ جمعہ و نکاح میں۔ اذان سن چکنے کے بعد اور جب نماز کی تکبیر پڑھی جائے۔ دعاؤں کے ابتداء و آخر میں اور وسط میں مسجد میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے۔ جب نیند سے اُٹھے۔ جب اکٹھے بیٹھے ہوں۔ اس وقت بھی کسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر کے آپؐ پر درود بھیجنا چاہئے۔ جب کوئی

تفرقہ مٹے، اس وقت بھی تبلیغ وعظ کے وقت محتاج انسان حاجت کے وقت وضوع سے فارغ ہوکر۔‘‘

(اخبار بدر ۱۸؍اگست ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’ پھر درود سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جو شخص درود کثرت سے پڑھتا ہے ۔ اس کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں...... جب خدا دیکھتا ہے کہ اس نے اس کے پیارے کیلئے دعا کی ہے تو کہتا ہے کہ تو نے میرے پیارے کیلئے دعا کی ہے۔ آ ! میں تیری دعا بھی قبول کرتا ہوں...... ہم مسجدوں میں جب آئیں۔ تب بھی درود پڑھیں۔ گھروں میں جب جائیں تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں۔

(الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء جلد ۱۳ نمبر ۶۸ ۔ بحوالہ رسالہ درود شریف)

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے خلافت کے عہدہ پر متمکن ہوئے جہاں آپ نے دُعاؤں کی طرف خاص نوور دیا ہے وہاں کثرت سے درود پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’ پس پھر میں کہوں گا کہ آج کل ہم احمدیوں کو چاہئے کہ اس مہینے میں (رمضان المبارک میں: ناقل) درود شریف بہت پڑھیں۔ اُمت مسلمہ کو آپس کے لڑائی جھگڑوں ، فتنوں اور فسادوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا بھی بہت کریں اور آنحضرت ﷺ کی اٰل اور اصحاب اور تمام ان لوگوں سے جن سے ہمارے محبوب آقا نے محبت کی ۔ ایسی محبت کا اظہار کریں جو مثالی ہو‘‘

(ہفت روزہ بدر قادیان ۲ اپریل ۲۰۰۹ء)

صدسالہ جوبلی دعائیں:

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ جوبلی کے موقع پر احباب جماعت کو جن دعاؤں کے پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور اب بھی دعاؤں کو جاری رکھنے کا ارشاد ہے ۔ ان دعاؤں میں دو دعائیں درود شریف کے بارے میں ہے۔ چنانچہ ان میں ایک وہ الہامی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بطور الہام نازل فرمایا: یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد واٰل محمدٍ۔ اور دوسری دعا مکمل درود شریف ہے۔ یعنی اَللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ اَللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمّد کَمَا بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٰل سے تعلق:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق فارسی الاصل اور غیر عرب تھے کیوں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تو سلمان فارسیؓ کی قوم میں سے ایک شخص ایمان کو دوبارہ واپس لے آئے گا ۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مورث اعلیٰ مشہور اقوام برلاس سے تعلق رکھتے تھے۔

جب آپ کی دوسری شادی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا سے ہوئی جو حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں جو دہلی کے معزز سید خاندان سے تھے تو حضرت مسیح موعودؑ نے اس رشتہ کو خدا کا خاص فضل اور اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ آپ اپنی حرم محترمہ کا بہت لحاظ رکھتے ہی تھے مزید برآں آپ کے سیدہ ہونے کا آپ بہت احترام کرتے تھے۔ اور ان کی بطن سے جو موعود اولاد آپ کو عطا ہوئی۔ اس کو خدا تعالیٰ کا خاص فضل جانتے تھے۔

یہی بات آپ کے جلیل القدر صحابی حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے اس موقع پر کہی جب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نکاح حضرت سیدہ مریم رضی اللہ عنہا (اُمّ طاہر) سے پڑھاتے ہوئے بیان کیا، فرماتے ہیں:۔

’’ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سادات میں نکاح کرنے کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کی وجہ سے جو آپ کے دل میں تھی جس بات کو حضور نے اپنے لئے فضل سمجھا۔ میرا ایمان ہے ...... مجھے اس بات کا یقین تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح سادات میں ہوگا ...... ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی خاص دعا ہے۔

میرے مولیٰ میری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیاء ہے

......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم ہوگیا تھا کہ آپؑ کے قائمقام آپ کی نسل سے ہوں گے اور ان کے ذریعہ وہ مقصد پورا ہوگا جس کے لئے آپ آئے تھے۔ اسی لئے ضروری تھا کہ آپ ان کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرتے۔ حضرت مسیح موعود کی دعا ہے۔

تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو ملا ہے

اور حضرت مسیح موعود نے جس کو فضل سمجھا کہ آج حضرت خلیفۃ المسیح (الثانیؓ) کو بھی ملا ہے۔ پس یہ مقدر تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس تعلق کو پسند کیا اور خدا تعالیٰ کا فضل سمجھا وہ آپ کی دعا کے تحت آپ کی اولاد کو بھی حاصل ہو۔ خدا کی بات ہوکر رہتی۔ سو الحمد للہ خدا کی بات آج پوری ہوگئی‘‘۔

(منقول از سیرت حضرت سیدہ اُمّ طاہر رضی اللہ عنہا مولّفِ محترم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم نمبر ۸۱ تا صفحہ ۸۳)

اھل فارس کا سید خاندان کے ساتھ یہ تعلق یہ ہم آہنگی اور یہ ملاپ خدا تعالیٰ کے ہاں پہلے سے مقدر تھا۔ یہی وہ خاص بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے موعود کیلئے پیشگوئی کے رنگ میں بیان فرمائی تھی۔ یَتَزَوَّجُ وَیُولَدُلَہٗ یعنی آنے والے مسیح موعود کی شادی ایک خاص شادی ہوگی۔ اور اس مبارک شادی سے جو اولاد ہوگی وہ بھی خاص ہوگی اور اس کے ذریعہ میرے ساتھ ایک خاص تعلق قائم ہوگا۔ اگر اس حدیث کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث کے ساتھ ملا کر دیکھیں جہاں آپ نے فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ۔

(طبرانی کبیر ومستدرک حاکم)

یعنی مسلمانؓ ہم اھل بیت میں سے ہے۔ گویا موعود مہدی ایک پہلو سے فارسی الاصل ہے اور ایک پہلو سے آپؑ کا تعلق اھل بیت سے بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام شکر نعمت کے رنگ میں خدا سے عرض کرتے ہیں:۔

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہیں
یہی پنج تن ہیں جن پر بنا ہے
تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

درود شریف کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گہرا تعلق ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم بھی اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں۔ ہم درود بھیجیں۔ اس پیارے نبیؐ پر کیوں کہ سارے جہاں کا رب اور اس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ ہم درود بھیجیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں کہ خود اس محسنِ اعظم نے کہا ہیکہ مجھ پر درود بھیجو۔ ہم درود بھیجیں سرور دو عالم پر کیوں کہ خدا نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً حکم دیا کہ اس نبی پر درود بھیجو۔ ہم درود بھیجیں سید المرسلین پر کیوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اور خلفاء کرام نے اپنی جماعت کو حکم دیا کہ وہ بکثرت درود شریف پڑھا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

’’ محبت کے ساتھ ذاتی وابستگی کے ساتھ کثرت سے درود پڑھیں...... آج بھی اور بقیہ دنوں میں بھی آج کی رات بھی اور بقیہ راتوں میں بھی کثرت کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجیں کہ وہ سراجِ منیر جو اس کائنات کی رُوحانی دنیا کا سراج منیر ہے وہ آپ کی کائناتِ وجود کا سراج منیر بن جائے۔ آپ کی ذات میں بھی چمکنے لگے۔ آپ کے دل میں بھی داخل ہو جائے۔ آپ کی ساری زندگی کو منور کردے اور اگر جماعت احمدیہ کو یہ لیلۃ القدر نصیب ہو جائے تو اس لیلۃ القدر کی برکتوں کو کوئی دنیا چھین نہیں سکتی ناممکن ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ ۸ جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

شہیدان لاہور کی بانگِ درود:

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ لاہور کے شہداء کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: لاہور کے مربی سلسلہ احمدیہ نے دہشت گردوں کے نرغہ میں مسجد میں محصور احمدیوں کو ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ بعد میں وہ خود بھی شہید ہوگئے۔ وہ المناک سانحہ جمعہ کے روز عین جمعہ کی نماز کے وقت ہوا تھا۔ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی مقبول گھڑی قرار دیا تھا۔ ہمیں امید ہے کہ ان شہدائے احمدیت کی ساری دعائیں خدائے ذوانتقام نے ضرور قبول کی ہوں گی۔ اور یقیناً ظلم، سفا کی، بے رحمی اور بے حسی کی دیواروں کو چیرتی ہوئی شہدائے لاہور کی صدائے درود شریف رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خدا کے فرشتوں نے ضرور پہنچایا ہوگا۔

یارب صل علیٰ نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا وبعث ثانی

اے میرے رب! تو اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ، اس دنیا میں بھی اور اگلے جہاں میں بھی۔ **آمین**

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

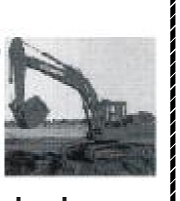

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر: 20524 مَیں خدیجہ بی بی زوجہ مکرم احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر 700 روپے۔ مکان ایک لاکھ روپے جس میں دو بیٹے حصہ دار ہیں۔ زمین 150 گونٹھ جس میں دو بیٹے حصہ دار ہیں۔ ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ زیورات میں گلے کا ہار کان کا پھول وغیرہ قیمت 22000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر اسحاق علی　　الامۃ: خدیجہ بی بی　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20525 مَیں نصرت حمیدہ بنت محترم شیخ اسحاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ توفیق　　الامۃ: نصرت حمیدہ　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20526 مَیں ارادت حسین خان ولد محترم افضل حسین خان قوم احمدی مسلمان عمر 27 سال پیدائشی احمدی آج مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد　　العبد: ارادت حسین خان　　گواہ: شیخ طارق احمد

وصیت نمبر: 20527 مَیں محمد شکور صادق ولد محترم دھنی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع کھردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3580 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انصار علی خان　　العبد: محمد شکور صادق　　گواہ: عقیل احمد سہارنپوری

وصیت نمبر: 20528 مَیں شاہدہ بیگم زوجہ محترم ایجاب الخان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند 7000 روپے۔ زیورات میں ہار۔ کان کا پھول، ناک کا پھول، کنگن کل وزن 3 تولے ۲۲ کیرٹ کا۔ نقرئی زیورات میں پازیب دو جوڑی انگوٹھی وغیرہ کل وزن 17 تولے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان　　الامۃ: شاہدہ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20529 مَیں آصفہ بیگم زوجہ محترم معمور خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند -/25525 روپے زیورات طلائی ہار۔ کان کا پھول۔ کنگن۔ انگوٹھی کل وزن 25 گرام۔ نقرئی زیورات دو جوڑی پازیب وزن 17 تولے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمس الحق خان　　الامۃ: آصفہ بیگم　　گواہ: فضل الرحمٰن

وصیت نمبر: 20530 مَیں شیخ مجیب ولد محترم شیخ بشارت قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: وسیم احمد خان　　العبد: شیخ مجیب　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20531 مَیں علیم اللہ خان ولد محترم ستار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کیرنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3304 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان　　العبد: علیم اللہ خان　　گواہ: محمد اقبال احمد

وصیت نمبر: 20532 مَیں منصورہ بیگم زوجہ محترم فہیم احمد نور قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر دس ہزار روپے۔ ایک ہار دس گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان　　الامۃ: منصورہ بیگم　　گواہ: اقبال احمد

وصیت نمبر: 20533 مَیں طاہرہ یاسمین کمسٹرال بنت محترم محبوب الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.9.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک جوڑی بالی قیمت 1824 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ مخدوم شریف　　الامۃ: طاہرہ یاسمین کمسٹرال　　گواہ: ہدایت اللہ منڈاشی

وصیت نمبر: 20534 مَیں نبی احمد ولد محترم عمر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 36 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک ایکڑ زراعتی زمین۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3524 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: فضل حق خان　　العبد: نبی احمد　　گواہ: محمد اقبال احمد

وصیت نمبر: 20535 مَیں حمید اللہ خان افغانی ولد محترم ثنا محمد خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشن عمر 72 سال تاریخ بیعت 1964ء ساکن سہارنپور ڈاکخانہ سہارنپور ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.9.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: آبائی جائیداد زرعی زمین 50 بیگھہ خام مالیت پچیس لاکھ روپے۔ آبادی مکان جس میں خاکسار کا حصہ 400 مربع گز ہے مالیت پچیس ہزار روپے موضع دھورالہ۔ ایک مکان رہائشی رقبہ 180 مربع ہے مالیت دس لاکھ روپے۔ اس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے۔ باقی خاکسار کی اہلیہ انور جہاں کا ہے۔ مذکورہ بالا تمام جائیدادیں متنازعہ ہیں جسے پہلے وصیت میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/6554 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: حمید اللہ افغانی　　گواہ: منیر احمد خادم

وصیت نمبر: 20536 مَیں پی کے حمزہ ولد محترم کنجو محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال تاریخ بیعت 8.5.1982 ساکن پالاکاڈ ڈاکخانہ ایڈاتھرا ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میر کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے ایس عبد الحمید　　العبد: پی کے حمزہ　　گواہ: ٹی امیر الدین

وصیت نمبر: 20537 مَیں لئیق احمد نائک ولد محترم شفیق احمد نایک قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20 نومبر 2007ء

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　**کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/350 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ　　العبد: لئیق احمد نائک　　گواہ: نصر من اللہ

وصیت نمبر:20538 مَیں حبیبہ خاتون زوجہ شیخ اسیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.9.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: حق مہر -/15000 روپے۔زیورات کان کا پھول ۔انگوٹھی ۔ناک کا پھول ۔ گلے کا ہار طلائی قیمت -/24000 روپے۔ پازیب ۔انگوٹھی 39 گرام چاندی کی قیمت -/1400 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: شیخ اسیر الدین　　الامۃ: حبیبہ خاتون　　گواہ: ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر:20539 مَیں ناصر الدین ولد محترم محمد کریم الدین صاحب شاہد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 4.9.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: ناصر الدین　　گواہ: کرامت احمد

وصیت نمبر: 20540 مَیں مسمات نیرہ نورین بنت محترم عبد العزیز صاحب اصغر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 7.9.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: ایک جوڑی بالیاں قیمت 1100 روپے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: خورشید احمد انور　　الامۃ: مسمات نیرہ نورین　　گواہ: عبد العزیز اصغر

وصیت نمبر: 20541 مَیں حبیب احمد خان ولد محترم حسین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹانگی ساہی ڈاکخانہ ٹانگی ساہی ضلع کھوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: محمد اقبال احمد　　العبد: حبیب احمد خان　　گواہ: شیخ نور احمد میاں

وصیت نمبر: 20542 مَیں ایم تاج الدین ولد محترم این اے محمد موسیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 2007ء ساکن کاکیور ڈاکخانہ کاکیور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 1.6.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: کاکیور میں 10 سینٹ زمین مع مکان قیمت پانچ لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10 ہزار روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ایس ایم بشیر الدین　　العبد: ایم تاج الدین　　گواہ: ٹی اصرار الدین

وصیت نمبر:20543 مَیں بی ایم محمد نصر اللہ ولد محترم بی بی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ پالاکاڈ ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از مزدوری سالانہ دس ہزار روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ٹی امیر الدین　　العبد: بی ایم محمد نصر اللہ　　گواہ: ایس کے محمد

وصیت نمبر:20544 مَیں جاسیہ امیر زوجہ محترم ٹی امیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پالاکاڈ ڈاکخانہ کالاکاڈ ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: طلائی زیورات ایک لاکھ تیس ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ٹی امیر الدین　　الامۃ: جاسیہ امیر　　گواہ: ایس کے محمد

وصیت نمبر: 20545 مَیں ایچ حسینہ ناصر زوجہ محترم ایس ناصر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ کلے کاڈ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.7.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: زیور 40 گرام سونے کے قیمت 50 ہزار روپے۔حق مہر خاوند سے 20 گرام سونا۔ قیمت 25 ہزار۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ٹی امیر الدین　　الامۃ: ایچ حسینہ ناصر　　گواہ: ایس ایم بشیر الدین

وصیت نمبر: 20546 مَیں اے انصاری ولد محترم پی کے ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 29 سال تاریخ بیعت 18.5.01 ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ پوڈوپریام ضلع پالکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 6.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: والدین حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ٹی امیر الدین　　العبد: اے انصاری　　گواہ: ایس کے محمود

وصیت نمبر:20547 مَیں ایم عابدہ صدیق زوجہ محترم اے ایم صدیق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن کلے کاڈو ڈاکخانہ کلے کاڈو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 1.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: 1/2-3 سینٹ زمین مالیت پانچ لاکھ روپے۔حق مہر جو ادا ہوگیا -/1000 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ٹی امیر الدین　　الامۃ: ایم عابدہ صدیق　　گواہ: ایس ایم بشیر الدین

وصیت نمبر: 20548 مَیں حاشم احمد بی ایم ولد محترم بی ایم محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن پالاکاڈ ڈاکخانہ کالی کاڈ ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ٹی امیر الدین　　العبد: حاشم احمد بی ایم　　گواہ: ایس کے محمد

وصیت نمبر 20549 مَیں ایس وی مبارکہ بی بی زوجہ محترم ایم ایچ ٹی ایمیچی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 9.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: طلائی زیورات ہار تین عدد۔ ہار ایک عدد۔ نیک لیس۔ چوڑیاں چھ عدد۔ کان کی بالیاں تین۔ انگوٹھی تین وغیرہ۔کل -/151887 روپے۔حق مہر تین ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: بی ناصرہ　　الامۃ: ایس وی مبارکہ بیگم　　گواہ: ایس وی شبیل احمد

وصیت نمبر:20550 مَیں سنتوش خاتون زوجہ محترم ستبیر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال، تاریخ بیعت 2001ء ساکن ملک پور، ڈاکخانہ ملک پور نمبر ا۔ ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 7.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: بالی ایک جوڑی ، ناک کی تیلی وزن 10 گرام قیمت -/13000 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: سرور احمد خان　　الامۃ: سنتوش خاتون　　گواہ: مانگے خان

وصیت نمبر:20551 مَیں سونیا خاتون زوجہ محترم سرور احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن حسن گڑھ ڈاکخانہ حسن گڑھ ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: بالی ایک جوڑی ناک کی تیلی گلے کا ہار مالیت 13 ہزار روپے۔2 تولے چاندی پازیب۔چین ، گلے کا سیٹ کل 20 گرام قیمت 440 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: سرور احمد خان　　الامۃ: سونیا خاتون　　گواہ: مانگے خان

حالات حاضرہ

پاکستان میں تباہ کن سیلاب

پاکستان میں گزشتہ کئی عشروں سے مسلسل بارشوں کے نتیجہ میں صوبہ پنجاب،سندھ خیبر پختون خواہ اور گلگت ،بلکستان میں سیلاب نے پاکستان کے مختلف علاقوں میں بھاری تباہی مچائی ہوئی ہے۔جس کے نتیجہ میں ہلاک شدگان کی تعداد ۱۸۰۰ سے تجاوز کرچکی ہے جبکہ متاثرین کی تعداد 2 کروڑ تک پہنچ چکی ہے جبکہ دولاکھ مویشی ہلاک ہوچکے ہیں اور 40 لاکھ افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ملک بھر کے تمام علاقوں میں دریائے کابل، دریائے اندلس اور چناب خطرہ کے نشان سے اوپر بہہ رہے ہیں۔متاثرہ علاقوں میں کئی پل تباہ ہوچکے ہیں،آمدورفت کا نظام درہم برہم ہوچکا ہے۔راحت اور بچاؤ کیلئے ہیلی کاپٹروں اور کشتیوں کی مددلی جارہی ہے،سینکڑوں گاؤں زیرآب ہوچکے ہیں۔

حکام کا کہنا ہے کہ یہ سیلاب بدترین تباہی لائے گا کیونکہ آنے والے دنوں میں مزید موسلا دھار بارش کی پیش قیاسی کی گئی ہے۔سندھ میں ہزاروں افراد غذااور پانی سے محروم ہیں۔صرف صوبہ سندھ میں متاثرین کیلئے 1447 عارضی پناہ گاہیں قائم کی گئی ہیں۔پاکستان کی فوج اس تباہ کن سیلاب سے متاثرہ افراد کی امداد میں لگی ہوئی ہے۔متاثرین عارضی پناہ گاہوں میں رہنے کو مجبور ہیں۔اب تک صوبہ سندھ سے دس لاکھ افراد کو دیگر محفوظ مقامات پر بھیجا جاچکا ہے۔سیلاب کے نتیجہ میں صرف صوبہ پنجاب میں کم ازکم تیرہ لاکھ ایکڑ فصل تباہ ہوچکی ہے۔اس سیلاب کو پاکستان کی تاریخ کا بدترین سیلاب قرار دیا گیا ہے۔اس موقع پر پاکستان کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ حالیہ سیلاب کے نقصانات کے باعث ملک کئی دہائیاں پیچھے چلا گیا ہے اور اس سیلاب کے نتیجہ میں ملک کو گزشتہ زلزلے سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اس موقع پر کئی ممالک مثلاً عرب، بحرین، برطانیہ،امریکہ اور بھارت کے علاوہ ورلڈ بینک نے امداد کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ کے مطابق اب تک سیلاب کے نتیجہ میں 45 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

چین میں زمین دھنسنے سے ۳۳۷ افراد جاں بحق

بیجنگ: مورخہ ۸ اگست کو چین کے شمال مغربی کانسو صوبہ میں موسلا دھار بارس کے بعد زمین دھنسنے کے واقعات میں کم ازکم ۳۳۷ لوگ مارے گئے اور ۱۱۴۸ء ابھی بھی لاپتہ ہیں۔خبرایجنسی شنہوا کے مطابق جودوکوکا ونٹی میں بارش کی وجہ سے جگہ جگہ مکان گر گئے اور سینکڑوں لوگ ملبہ میں دب گئے۔سیلاب اور زمین دھنسنے سے ہوئی تباہی کا اثر ۴۵۰۰۰ لوگوں پر پڑا ہے۔مکانات سیلاب میں ڈوبے ہوئے ہیں۔راحت و بچاؤ کے کام میں ۱۰۰۰۰ سے زائد سیکورٹی اہلکار لگے ہوئے ہیں۔

لیہہ میں بادل کے پھٹنے سے ۱۵۰ سے زائد ہلاک، چھ صد افراد لاپتہ

لیہہ: سطح سمندر سے گیارہ ہزار پانچ صد فٹ کی بلندی پر سری نگر سے ۴۲۴ کلومیٹر دوری پر واقع لداخ کے شہر لیہہ میں مورخہ ۶ اگست کو بادل پھٹنے سے تقریباً ۱۵۰ سے زائد افراد جاں بحق اور ۶۰۰ افراد لاپتہ ہوگئے۔ یہ واقعہ بادل پھٹتے ہی طوفانی بارش کے ساتھ ساتھ مٹی کے تودے گرنے کے نتیجہ میں ہوا۔جس کی وجہ سے زبردست سیلاب آگیا اور سینکڑوں مکان تباہ ہوگئے۔تقریباً دوصد زخمیوں کو ملٹری ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ چھ ہزار انجینئروں اور فوجیوں کی خدمات حاصل کرکے راحت اور بچاؤ کے کام تیزی سے جاری ہیں۔ہلاک شدگان کی تعداد پانچ صد پہنچنے کا اندیشہ ہے۔متاثرہ علاقوں میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ کھانے پینے کا سامان پہنچایا جارہا ہے۔سیان اور پنوں کے درمیان اہم پل کے بہہ جانے کی وجہ سے سری نگر اور لیہہ کے درمیان زمینی رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔

روس میں سخت ترین گرمی۔ ہزار سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا

ماسکو: روس میں پڑنے والی سخت ترین گرمی نے ہزار سالہ ریکارڈ توڑ دیا۔ دارالحکومت ماسکو کے مضافاتی جنگلات میں لگنے والی آگ کی شدت سے روزانہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد دوگنی ہوگئی ہے۔

حکام کے مطابق ماسکو کے قریبی جنگلات میں درجہ حرارت بڑھنے کے باعث لگنے والی آگ سے معمولات زندگی معطل ہوکر رہ گئے ہیں۔فضا آلودہ ہے اور دھواں گھروں میں داخل ہورہا ہے جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد گھربار چھوڑ کر محفوظ مقامات پر منتقل ہونے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ایک لاکھ سے زائد افراد دیگر شہروں میں چلے گئے ہیں۔ماسکو ہیڈکوارٹر کے مطابق آتشزدگی کے بعد ہلاکتوں کی تعداد یومیہ ۷۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ایمرجنسی سروس کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق روس کے مرکزی اور ماسکو کے علاقوں میں ۵۵۷ مقامات پر آگ بھڑک اٹھی ہے جس نے ۱۴۰,۰۳۰,۰۰۰ ایکڑ رقبے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

قومی آفت کے موقعہ پر ایک ہی ہیلپ لائن

ممبئی: ملک میں کسی بھی آفت یا ایمرجنسی کی حالت میں تمام ہیلپ لائنوں کو جوڑ کر واحد نمبر ۲۶۱۱ دیئے جانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔اس ایک نمبر سے ملک میں کی تمام ہیلپ لائنوں کو جوڑنے کی تجویز ہے۔نیشنل ایمرجنسی ٹیلی فون نمبر سسٹم کے طور پر نمبر ۲۶۱۱ کا تخیل پنے کے ایک ٹیلی کوم انجینئر دنکر یوردے نے دیا ہے۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

تحریک جدید اور ماہِ رمضانُ المُبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید اور ماہِ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دُعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:۔

’’......اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے۔اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُپر وارد رکھو۔اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ ُجمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’رمضان کا آخری عشرہ جو آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کے لئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی ٔسلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔اُسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔آمین‘‘ (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہِ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صوفیصد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال وانوار کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ رمضان میں قدم رکھنے والے ہیں۔ جملہ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے ک وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں اور ۱۵ رمضان المبارک یعنی مورخہ ۲۷ اگست تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

جملہ امراء صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گذارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۲۷ اگست سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور یکم ستمبر تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو ارسال فرمائیں۔تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست ۲۹ رمضان کو اجتماعی دعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

صدقۃ الفطر و عید فنڈ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مورخہ 12.08.10 سے شروع ہو چکا ہے۔

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو فطرانہ کی شرح کے متعلق اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی رائج الوقت میٹرک سسٹم کے مُطابق قریباً دوکلو سات سو پچاس گرام (2Kg 750gm) بنتی ہے۔ایسے افراد جنکی مالی حالت اچھی ہے،اُنہیں پوری شرح کے مُطابق صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔نیز جو افراد پوری شرح سے ادا نہیں کرسکتے وہ نصف شرح سے صدقۃ الفطر ادا کرسکتے ہیں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات میں غلہ (گندم و چاول) کی شرح مختلف ہے۔اس لئے اُمراء وصدر صاحبان مقامی طور پر مقررہ شرح دوکلو سات سو پچاس گرام (2Kg 750 gm) کے مُطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔

قادیان و مضافات پنجاب کے لئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح -/32 روپئے مقرر کی جاتی ہے۔

صدقۃ الفطر کی مجموعی وصول شُدہ رقم 1/10 حصّہ مرکز میں جمع ہونا چاہیئے بقیہ رقم 9/10 مقامی مستحقین وغُرباء میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔جس جماعت میں غُرباء و مُستحقین نہ ہوں، اس جماعت کی جملہ وصول شُدہ رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال آمد، قادیان)

(بقیہ: اداریہ از صفحہ 2)

مسلمان مولوی اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور آج تک ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ علیہ السلام کی کتاب جنگ مقدس کا مطالعہ کیا جائے اور وفات مسیح کے قرآنی دلائل کیلئے ازالہ اوہام کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ اسی طرح وہ کتب جو آپ نے بالمقابل عیسائیان لکھی ہیں ان کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔ پس کسر صلیب کا بنیادی کام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بفضلہ تعالیٰ سرانجام دیا گیا ہے اور اب تو کوئی پادری اور مولوی وفات مسیح کے موضوع پر جماعت احمدیہ کے مبلغین سے بات بھی نہیں کرتے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کو جب یہودی صلیب دینے لگے تو خدا نے آپ کو صلیبی موت سے بچالیا، اگرچہ ان کو صلیب پر زخم تو آئے لیکن صلیب پر آپ کی موت نہیں ہوئی اور جب آپ کی صلیب پر وفات نہیں ہوئی تو اس سے عیسائیوں کا عقیدہ کفارہ کا عقیدہ بھی باطل ہو گیا کہ یسوع نے ہم گناہ گاروں کیلئے صلیب پر جان دی اور اس طرح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ آپ نے ثابت فرمایا کہ جبکہ یسوع نے صلیب پر جان نہیں دی اس کو چند گھنٹوں کے بعد زندہ حالت میں صلیب سے اُتار لیا گیا تو پھر کفارہ کا عقیدہ کیونکر صحیح ٹھہرا۔ آپؑ نے مزید فرمایا کہ حضرت عیسیٰ زندہ حالت میں صلیب پر سے اُتار لئے گئے اور حواریوں نے ایک قبر نما کمرے میں ان کا مرہم عیسیٰ سے علاج کیا اور پھر شفایاب ہو کر وہ دشمنوں کے علاقہ سے باذن الٰہی ہجرت کر گئے جس کا ذکر حدیث میں بھی موجود ہے کہ۔

اوحی اللہ تعالیٰ الیٰ عیسیٰ ان یاعیسیٰ انتقل من مکان الیٰ مکان لئلا تعرف فتوذی (کنزالعمال)

یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اے عیسیٰ! ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل ہوتے رہا کر ایسا نہ ہو کہ دشمن تم کو تلاش کریں اور پھر سے تکلیف پہنچائیں۔

چنانچہ اس ارشاد خداوندی کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام گلیل کے راستہ سے ہوتے ہوئے افغانستان سے کشمیر کی طرف آگئے اور وہیں بمطابق حدیث نبوی کہ

ان عیسیٰ ابن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ۔

یعنی عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس سال کی عمر گزاری وفات پائی اور سرینگر محلّہ خانیار میں آپ کی قبر ہے جو آج بھی یوز آصف یا شہزادہ نبی کی قبر کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح کے اعلان اور اس وجالی عقیدہ کے استیصال کے بعد پیشگوئی کے طور پر فرمایا تھا:

''مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو! کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر چکا اور دُنیا دُوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ آج تک آسمان سے نہیں اُترا۔ **تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔** اور ابھی تیسری صدی آج کے دِن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اِس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے''۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۵)

اس عظیم الشان پیشگوئی کے بانوے سال بعد آپ کے چوتھے خلیفۃ حضرت اقدس مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

''اس صدی کے گزرنے میں اب چند سال باقی ہیں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ تم سب مولوی مل کر اگر کسی طرح صدی سے پہلے (یعنی ۲۰۰۰ء سے پہلے) مسیح کو اُتار دو تو تم میں سے ہر ایک کو ایک کروڑ روپیہ دوں گا۔''

پھر فرمایا:

''پھر مجھے خیال آیا کہ یہ بے چارے مسیح کو کہاں سے اُتار سکتے ہیں مسیح تو بہت پاک وجود ہے۔ دجال کے گدھے کو ہی پیدا کر دیں جس کے آئے بغیر مسیحؑ نے نہیں آنا پھر ایک ایک کروڑ روپیہ ہر مولوی کو دیا جائے گا۔۔۔ میں اور میری جماعت تو پہلے ہی مسیح کو مانے ہوئے ہیں ایک اور مسیح کو ماننے میں ہمیں کیا عار ہوگی۔۔۔

(خلاصہ اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۹۵ بذریعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل فرمودہ لندن۔ بدر ۱۲/۵ جنوری ۱۹۹۵ء)

یہ تو ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کارنامہ، کسر صلیب جس سے بفضلہ تعالیٰ دلائل کے اعتبار سے اسلام کو عظیم الشان اور عالمگیر غلبہ نصیب ہوا اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جس طرح کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئی میں بھی ذکر ہے، اللہ تعالیٰ عنقریب مسیح موعودؑ کی اس جماعت کے ذریعہ اسلام کو عددی غلبہ بھی نصیب فرمائے گا۔ (باقی) **(منیر احمد خادم)**

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور)

لانے اور بعض برائیوں سے بچنے کا حکم دیا ہے جس سے ہدایت کے راستے ملتے ہیں اور خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایمان بالغیب کی پُر معارف تفسیر بیان کرنے کے بعد فرمایا: ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان میں نمازوں اور دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا قرب پائیں اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی کی دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور اللہ کے وعدے جلد پورے ہونے کیلئے دعاؤں سے مدد مانگنی چاہئے۔ رمضان میں جب ہم خدا تعالیٰ سے قرآن کریم کی حکومت اور تمام دنیا میں اس کی حکومت کی دعا مانگ رہے ہوں گے تو یقیناً خدا تعالیٰ اپنے زور آور حملوں سے نشانات کا ایک نیا سلسلہ اور دور شروع فرمائے گا۔ فرمایا: آج اگر قرآن کریم کی حفاظت کیلئے اللہ کی طرف سے کوئی کھڑا ہے تو وہی مسیح موعود ہے اور آج اگر کوئی جماعت یہ کام احسن رنگ میں انجام دے سکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے جس کے لئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کمر بستہ ہونے کی ضرورت ہے اور اپنی دعاؤں میں شدت پیدا کرنے کی ضرورت ہے ورنہ ہم اپنے فرائض سے کوتاہی کرنے والے بن رہے ہوں گے۔

فرمایا: ہر احمدی کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کیلئے اپنی استعدادوں کے لحاظ سے بھرپور کوشش کرے۔ حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں حفاظت قرآن کی چار اقسام بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ اس زمانے کے مامور عاشق رسول اور عاشق قرآن اور اس زمانہ میں خدا کی طرف سے حفاظت قرآن پر مامور کے پیغام کو سن کر اس کے مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ اس جریُ اللہ کے سلطان نصیر بنیں اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا باعث بنیں۔ فرمایا: اس ہفتہ میں صوبہ سندھ میں پھر دو شہادتیں ہوئی ہیں۔ فرمایا: یہ لوگ نہیں دیکھ رہے کہ ان ظلموں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی تقدیر انہیں کیا دکھا رہی ہے۔ خود تسلیم کرتے ہیں کہ خدا کا عذاب ہم پر آرہا ہے۔

فرمایا: ان دنوں میں احمدی خدا کے آستانہ پر خاص طور پر اس طرح جھکیں کہ بس اسی کے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ دشمن کی ہر شرارت ان پر الٹائے۔ احمدیوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے دونوں شہداء ڈاکٹر نجم الحسن صاحب اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب سانگھڑ کے کوائف بیان فرمائے۔

☆☆☆

شکریہ احباب اور درخواست دُعا

مورخہ ۱۳ جون ۲۰۱۰ء کو مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اُن کی بیماری اور وفات کے بعد بہت سے احباب اور خواتین نے اندرون و بیرون ملک سے خطوط لکھ کر اور بذریعہ فون مجھ سے اور میرے بچوں سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ سب سے بڑھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸/جون ۲۰۱۰ء میں مرحوم کے اوصاف اور خدمات کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا۔ جس سے مجھے اور بچوں اور مرحوم کے والد چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش اور مرحوم کے برادران و ہمشیرگان کو بہت تسلی ملی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو جزائے خیر دے اور صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔ خاکسار تمام افراد جماعت کو انفرادی طور پر تو جواب نہیں دے سکتی۔ بذریعہ اعلان ہذا سب کیلئے دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ جو آپ نے اس سانحہ ارتحال پر مجھ سے اور میرے بچوں سے اظہار ہمدردی فرمایا، نیز دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (عاصمہ خالد، اہلیہ ڈاکٹر محمد عارف صاحب مرحوم قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Email: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 26 August 2010 Issue No. 34

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرتؐ دنیا میں رحمت تقسیم کرنے کیلئے آئے تھے نہ کہ امن پسند شہریوں کے امن چھیننے کی تعلیم دینے کیلئے اور نہ کہ معصوموں کی جانوں سے بے رحمانہ طور پر کھیلنے

آج کل قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کیلئے اپنی استعدادوں کے لحاظ سے بھرپور کوشش کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 اگست 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُاللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَايُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَوَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰيكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(سورۃ البقرہ:۱۸۴)

کی تلاوت اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رمضان کے مہینے کی خاص قرآن مجید کی نسبت کو بیان فرمایا ہے کہ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم اتارا گیا۔ قرآن کریم کے نازل ہونے کی ابتداء بھی اس مہینہ میں ہوئی اور ہر رمضان میں اس وقت تک نازل شدہ قرآن کریم کی جبرائیل علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دہرائی کرایا کرتے تھے۔

فرمایا: یہ مہینہ اللہ کے اس پاک کلام کو خاص طور پر پڑھنے اور سمجھنے کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی جو کامل اور مکمل شریعت ہے جو انسان کامل پر نازل ہوئی جو نبی تمام انسانوں کیلئے مبعوث ہوا ہے۔ جیسے اللہ فرماتا ہے اے نبی! ہم نے تجھے تمام لوگوں کیلئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن کریم مختلف مقامات پر مختلف رنگ میں بیان فرماتا ہے۔ آپؐ اللہ کے وہ پیارے رسول ہیں جو تمام انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے اور اب تا قیامت اور کوئی نبی شرعی کتاب والا نہیں آسکتا۔ اور قرآن کریم کا پیغام ایک عالمگیر پیغام ہے اور آپؐ تمام انسانوں کیلئے تا قیامت نبی ہیں۔ اس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپؐ وہ عظیم نبی ہیں جن سے تمام انسانیت کیلئے رحمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور آپؐ پر اتری ہوئی کتاب ہی ہے جس پر حقیقی عمل کرنے والے اپنے عظیم رسول کی سنت پر چلتے ہوئے دنیا کیلئے رحمت ہیں۔ کاش آج کے شدت پسند ملاؤں اور اپنے زعم میں عالم کہلانے والوں کو بھی یہ پتہ لگ جائے جو مذہبی جبہ پوش ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرتؐ دنیا میں رحمت تقسیم کرنے کیلئے آئے تھے نہ کہ امن پسند شہریوں کے امن چھیننے کی تعلیم دینے کیلئے اور نہ کہ معصوموں کی جانوں سے بے رحمانہ طور پر کھیلنے کیلئے۔ حضور ایدہ اللہ نے مذکورہ بالا آیت کے حوالہ سے فرمایا: کہ اس قرآن میں ہدایت ہے تمام دنیا کے انسانوں کیلئے، اس میں کھلے کھلے نشانات اور حق و باطل میں فرق کرنے والے امور بیان کئے گئے ہیں۔

پس مومنین کا فرض ہے کہ اس روشن تعلیم اور ہدایت سے پُر کتاب کو اپنے سامنے رکھیں کہ یہ رہنما ہے۔ فرمایا اس مہینہ میں اس پر غور کرو اس کی تلاوت پر زور دو۔ اس کے احکامات پر غور کرتے ہوئے اپنی ہدایت کے سامان پیدا کرو۔ اس میں متقیوں کیلئے بھی ہدایت کے سامان ہیں۔ اس تعلیم کی تمام باریکیوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا: روزے کی اہمیت اس وقت ہے جب اللہ کی نازل شدہ تعلیم کی اہمیت ہو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔

فرمایا: سب سے پہلے ایک مسلمان کے عمل ہونے چاہئیں جسے دنیا دیکھ سکے اور یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ آج مسلمانوں کے عمل ہی ہیں جو مخالفین اسلام کو موقعہ دے رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم اور اس کی تعلیم پر اعتراض کریں۔ آج کل قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے جس نے ایک ظالمانہ کام کا پروگرام بنایا ہے جس میں ۱۱ رستمبر کو قرآن کریم جلانے کا بھی پروگرام ہے۔

فرمایا: جو اعتراضات اس چرچ نے کئے ہیں انتہائی لغو اور بودے ہیں۔ فرمایا: ہم بھی بائیبل پر بہت سے اعتراضات کر سکتے ہیں لیکن ہمارا کام نہیں ہے کہ فساد پیدا کریں۔ علمی بحث اور اعتراض کا حق ہر ایک کو حاصل ہے اور ہم علمی بحث کرتے ہیں۔ یہ حق کسی مسلمان کا نہیں کہ ان باتوں کی وجہ سے کہ بائیبل بعض باتیں کرتی ہے اور بعض جگہ توحید کی منکر ہے، اس وجہ سے بائیبل کو جلانا شروع کر دیں۔ قرآن کریم شروع سے آخر تک توحید کی تعلیم دیتا ہے اور یہی قائم کرنے آیا ہے اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم نے ہی توحید کی تعلیم دی ہے۔

فرمایا: اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جس جریُ اللہ کو مبعوث فرمایا ہے، اس نے اس تعلیم کو اس عظمت سے ظاہر فرمایا کہ جو بندے کو خدا بنانے والے تھے انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والوں سے مذہبی بحث نہ کرو۔ آپ نے بائیبل سے ہی ثابت فرمایا کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں اور کوئی خدا کا بیٹا نہیں بن سکتا۔

فرمایا: اس چرچ کو جو قرآن کے خلاف مہم چلا رہا ہے۔ پہلا اعتراض یہی ہے کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا نہیں مانتا۔ اسی طرح اور اعتراضات ہیں۔

فرمایا: جب انسان شکست خوردہ ہو جائے اور اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کے پاس اس کے علاوہ چارہ نہیں ہوتا کہ شدت پسندی پر اتر آئے اور یہی یہ چرچ کر رہا ہے۔

فرمایا: قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم ہے کہ حق کی تبلیغ کرو اور دنیا کو بتا دو کہ یقیناً ہدایت اور گمراہی کا فرق ظاہر ہو چکا ہے لیکن یہ فرق بیان کرنے اور منوانے کیلئے کسی جبر کی ضرورت نہیں۔ جس کی مرضی ہے مانے اور جس کی مرضی ہے نہ مانے اور فرمایا: اے نبی! تیرا کام اس کلام کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے، ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ اس خوبصورت تعلیم کو یہ مذموم کوشش کر کے جلانا چاہتے ہیں۔

فرمایا: شدت پسندی کی تعلیم یہ چرچ دے رہا ہے یا مسلمان......؟ یہ چرچ تو اپنی تعلیم پر بھی عمل نہیں کر رہا جو اُن کی اپنی تعلیم ہے بائیبل میں۔ فرمایا: بہت سے عیسائی چرچوں نے بھی اس چرچ کی اس ظالمانہ کوشش کی مذمت کی ہے اور سختی سے تردید کی ہے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوں گے۔ فرمایا ہر عقلمند اور امن پسند انسان کا یہی ردّعمل ہونا چاہئے۔ جماعت احمدیہ بھی مختلف طریقوں سے اس چرچ کو ان کوششوں سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ فرمایا: امریکہ کی جماعت کو میں نے کہا تھا کہ ایک مہم کی صورت میں اس پر کام کریں۔ دنیا کی باقی جماعتوں کو بھی اس طرح کرنا چاہئے کہ جو طریقہ اپنا رہے ہیں یہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کا طریقہ ہے۔ اس سے کینوں کی دیواریں کھڑی ہوں گی۔ قرآن کریم نے حضرت مریم علیہا السلام و عیسیٰ علیہ السلام کا جو مقام ظاہر کیا ہے وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ قرآن کریم تو ہر نبی کی عزت کرتا ہے۔

فرمایا: جو مسلمان بدقسمتی سے اس زمانے کے امام کو نہ مان کر بے لگام ہیں یا ان کی لگامیں ان لوگوں کے ہاتھ میں بدقسمتی سے آگئی ہیں جو اپنے مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان مسلمانوں سے غلط ردعمل بھی ہوسکتا ہے۔ دنیا کو آج امن، محبت، بھائی چارے اور جنگوں کی تباہی سے بچنے کی ضرورت ہے۔ خدا کے پیار کو جذب کرنے کی ضرورت ہے تا کہ تباہ ہونے سے بچ سکیں۔ اس کے حصول کیلئے عیسائیوں اور مسلمانوں کو صحیح ردّعمل دکھانے کی ضرورت ہے۔

فرمایا: دلائل اور علم کی بحثیں کریں لیکن ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ آج مسلمان بھی حقیقت میں اگر حب پیغمبری اور حب قرآن کا دعویٰ کرتے ہیں تو اللہ کے حکم کو سمجھتے ہوئے اپنی رہنمائی کیلئے اس رہنما کو تلاش کریں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا اور ہدایت کے راستے وہ متعین کریں جو قرآن کریم نے متعین کئے ہیں۔ ہدایت کو پانے کیلئے خالص ہوکر ہدایت کے حصول کی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور رہنمائی فرمائے گا۔ کاش! ہمارے مسلمان بھائی ہمارے اس دردمندانہ پیغام کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی دنیا و آخرت سنوارلیں۔

فرمایا: یہ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں پھر میسر فرمایا ہے، ہماری روحانی حالتوں میں بہتری اور قرآن پر عمل اور غور کرنے کیلئے ہے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور بھرپور فائدہ تبھی اٹھایا جاسکتا ہے جبکہ ہم باقاعدگی سے اس کی تلاوت کرنے والے ہوں، اس کے احکامات پر غور کرنے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض نیکیاں بجا

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)